TUE.24.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 327
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ناندیڑ
ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 24/ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 327
20/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

مشہور فلمساز اور ہدایت کار شیام بینگل انتقال کر گئے

8، قومی ایوارڈ حاصل کرنے کا ریکارڈ

ممبئی 23، دسمبر (ایجنسیز) مشہور فلم ڈائریکٹر، اسکرین رائٹر اور پروڈیوسر شیام بینگل آج شام ممبئی میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے ممبئی سنٹرل کے معروف ووکارڈ اسپتال میں شام تقریباً ساڑھے 6، بجے آخری سانس لی۔ ان کی آخری رسومات منگل کو ادا کی جائیں گی۔ ان کی بیٹی پیا بینگل نے اُن کے انتقال کی خبر دی۔ وہ کافی عرصے سے گردے کی بیماری میں مبتلا تھے۔ دو سال قبل ان کے دونوں گردے فیل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد سے ان کا ڈائیلاسز سے علاج چل رہا تھا۔ 14 دسمبر کو 90، واں یوم پیدائش تھی۔ شیام بینگل نے سب سے زیادہ نیشنل ایوارڈ حاصل کیے جو کہ ایک ریکارڈ بنا تھا۔ انہیں 8 فلموں کے لیے اس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ سندر بینگل 14 دسمبر 1934 کو حیدر آباد میں ایک برہمن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے معاشیات میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں فوٹوگرافی شروع کی۔ انہیں بالی ووڈ میں آرٹ سینما کا سربراہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ جب وہ بارہ سال کے تھے تو انہوں نے اپنے فوٹوگرافر والد سریدھر بی کے ساتھ کام کیا۔ بینگل کی طرف سے دیے گئے کیمرے پر اپنی پہلی فلم

بنائی۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ نیرا بینگل اور بیٹی پیا بینگل ہیں۔ شیام بینگل کی فلموں نے ہندوستانی سنیما کو بہترین اداکار دیئے، جن میں نصیر الدین شاہ، اوم پوری، امریش پوری، اننت ناگ، شبانہ اعظمی، سمیتا پاٹل اور سینماٹوگرافر گووند نہلانی نمایاں ہیں۔ جواہر لعل نہرو اور ستیہ جیت رے پر دستاویزی فلمیں بنانے کے علاوہ انہوں نے دور درشن کے لیے سیریل یاترا، کتھا ساگر اور بھارت ایک کھوج کی ہدایت کاری بھی کی۔ پدم شری اور پدم بھوشن سے نوازا گیا اور شیام نے 24 فلمیں، 45 دستاویزی فلمیں اور 15 اشتہاری فلمیں بنائیں۔ انہوں نے زبیدہ، دی میکنگ آف دی مہاتما، نیتا جی سبھاش چندر بوس: دی فراگوٹن ہیرو، منڈی، آروہن، ویلکم ٹو سجن پور جیسی درجنوں بہترین فلموں کی ہدایت کاری کی۔ فلم انڈسٹری میں ان کی شراکت کے لئے، انہیں 1976 میں پدم شری اور 1991 میں پدم بھوشن سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ان کے کھاتے میں 8 نیشنل ایوارڈز ہیں۔ سب سے زیادہ نیشنل ایوارڈ جیتنے کا ریکارڈ ان کے پاس ہے۔ بینگل کو 2005 میں ہندوستانی سنیما کا سب سے بڑا اعزاز دادا صاحب پھالکے ایوارڈ بھی دیا گیا تھا۔

بہار: تامرگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبا کی بگڑ رہی طبیعت

پھر بھی 70 ویں بی پی ایس سی کا امتحان دوبارہ لینے کا مطالبہ جاری

پٹنہ: 23/دسمبر: بہار کی راجدھانی پٹنہ میں 70 ویں بی پی ایس سی کا امتحان دوبارہ لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے گزشتہ 6 دنوں سے طلبا کی جاری 'بھوک ہڑتال' میں کچھ کی طبیعت خراب ہونے لگی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بھوک ہڑتال پر بیٹھے طالب علموں کی طبیعت بگڑ رہی ہے، اس کے باوجود وہ اپنی بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 2 طلبا کو پہلے ہی طبیعت بگڑنے کی وجہ سے پی ایم سی ایچ میں داخل کرایا جا چکا ہے۔ پیر کی شام میں بھی 2 دیگر طالب علموں کی طبیعت بگڑ گئی۔ آج دیر شام جب دونوں طلبا کی طبیعت ناساز ہوئی تو پہلے دوسرے طالب علموں نے انہیں احتجاجی مقام پر ہی گردنی باغ اسپتال میں داخل کرایا۔ اس کے بعد دونوں کو بذریعہ ایمبولینس پی ایم سی ایچ میں داخل کرایا گیا۔ طالب علموں کی بگڑتی طبیعت کے بعد بھی طلباء کے احتجاج میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اب تک حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے طالب علموں کے احتجاج کے حوالے سے کوئی کھوج خبر نہیں لی گئی ہے۔ واضح ہو کہ راجدھانی پٹنہ واقع کمہرار باپو سینٹر پر جو بی پی ایس سی کا امتحان ہوا تھا اسے رد کر دیا گیا ہے۔ طلباء کا کہنا ہے کہ 12000 امیدواروں کا دوبارہ امتحان لیا جا رہا ہے جو کہ غلط ہے۔ اسی معاملہ کو لے کر طلباء احتجاج کر رہے ہیں کہ امتحان دوبارہ لیا جائے تا کہ جو اہل طالب علم ہوں گے ان کا انتخاب ممکن ہو سکے گا۔ قابل ذکر ہے کہ بہار قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بھی احتجاج کر رہے طالب علموں کی حمایت کی ہے۔ تیجسوی یادو نے امتحان کو منسوخ کرانے کے حوالے سے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو ایک خط بھی لکھا ہے۔ انہوں نے خط میں کہا ہے کہ ''طلباء کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، ہم ہر حال میں ان کے ساتھ ہیں۔ مکمل امتحان منسوخ کیا جائے۔'' دوسری جانب کمیشن کا کہنا ہے کہ ''صرف باپو سینٹر پر ہنگامہ اور دھاندلی ہوئی ہے اس لیے وہیں کے طالب علموں کو دوبارہ امتحان دینا ہوگا۔''

کمار وشواس کے بیہودہ طنز پر سپریا شرینیت کا جوابی حملہ

آپ نے خواتین کے تئیں اپنی چھوٹی سوچ کو ظاہر کر دیا

نئی دہلی: 23/دسمبر: کمار وشواس کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے۔ اس ویڈیو میں کمار کہتے نظر آ رہے ہیں ''اپنے بچوں کو رامائن سنوائیے، گیتا پڑھوائیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے گھر کا نام تو رامائن ہو اور آپ کے گھر کی شری لکشمی کو کوئی اور اٹھا کر لے جائے''۔ اس ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد کانگریس رہنما سپریا شرینیت نے کمار وشواس کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہیں اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ سپریا شرینیت نے کمار وشواس کے اس بیان کو اداکارہ سوناکشی سنہا پر بیہودہ طنز بتایا ہے۔ سپریا نے کہا ''اگر آپ کے اپنے گھر میں ایک بیٹی ہو تو کیا آپ کسی اور کی بیٹی پر بھدّا تبصرہ کر کے سستی تالیاں بٹوریں گے؟ ایسا کرنے پر آپ کس حد تک گرے ہوئے ہیں، اس کا تو اندازہ لگ ہی گیا ہے۔'' کانگریس رہنما نے آگے کہا ''کمار وشواس جی! آپ نے سوناکشی سنہا کے بین مذہبی شادی پر تو بیہودہ طنز کیا ہی پر آپ نے اپنے اندر خواتین کے لیے جو اصل سوچ ہے، اسے بھی ظاہر کر دیا۔ آپ کے الفاظ ورنہ آپ کے گھر کی شری لکشمی کو کوئی اور اٹھا کر لے جائے گا، کیا لڑکی کوئی سامان ہے، جس کو کوئی کہیں اٹھا کر لے جائے گا؟ کب تک آپ کے جیسے لوگ ایک عورت کو پہلے والد اور پھر شوہر کی ملکیت سمجھتے رہیں گے؟''۔ سپریا شرینیت نے مزید کہا کہ شادی اور ازدواجی زندگی کی بنیاد برابری، آپسی اعتماد اور آپسی محبت ہے۔ کوئی کسی کو کہیں اٹھا کر نہیں لے جاتا اور 2024 کے ہندوستان میں آپ اپنی مرضی سے شادی کرنے پر پرورش پر سوال اٹھا رہے ہیں؟ کیا ایک لڑکی کو یہ حق نہیں کہ جس سے اس کی مرضی ہو اس سے وہ شادی کرے؟ یا کون کیا کھائے گا، کیا پہنے گا، کس سے محبت کرے گا، کیسے شادی کرے گا، اس کا فیصلہ بھی مذہب کے نام نہاد ٹھیکیدار کریں گے؟ کانگریس رہنما نے کہا کہ ویسے پرورش پر تو سوال تب بھی نہیں ہونا چاہیے، جب آپ کے ساتھ والے باؤنسر ایک ایلیٹ ڈاکٹر کو پیٹ ڈالیں۔ یہ تو آپ کی کمی ہے جو آپ کا اسٹاف آپ کے رہتے ہوئے ایسا کرے، آپ کے سرٹیفکیٹ کی نہ تو شتروگھن سنہا جی کو ضرورت ہے اور نہ ان کی کامیاب بیٹی سوناکشی کو۔ لیکن اپنے سے 17 سال چھوٹی عمر کی لڑکی پر آپ کا تبصرہ آپ کی چھوٹی سوچ کو بے نقاب ضرور کر دیتی ہے، نہ شری رام کسی کی بپوتی ہیں، نہ رامائن، نہ اس سے جڑا کوئی نام۔

بنگلہ دیش پر تریپورہ سے حاصل بجلی کا 200 کروڑ روپیہ بقایہ،

وزیر اعلیٰ مانک ساہا نے دی تفصیلی جانکاری

تریپورہ: 23/دسمبر: شیخ حسینہ کی تختہ پلٹ کے بعد سے ہی محمد یونس کی عبوری حکومت کو روزانہ نئے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ساتھ ہی عبوری حکومت نے اپنے پڑوسی ملک ہندوستان سے اپنے تعلقات کو تقریباً خراب کر لیا ہے۔ ایسے میں بنگلہ دیش کو مستقبل قریب میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ بنگلہ دیش پر صرف ہندوستان کے ایک ریاست تریپورہ کا ہی بجلی کا 200 کروڑ روپے کا بقایہ ہے۔ تریپورہ کے وزیر اعلیٰ مانک ساہا نے پیر کو اس بارے میں جانکاری دی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''پڑوسی ملک کو بجلی کی فراہمی کو روکنے پر فی الحال کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے۔'' این ٹی پی سی الیکٹرسٹی ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ کے ذریعہ تریپورہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی کارپوریشن لمیٹڈ پڑوسی ملک بنگلہ دیش کو 60-70 میگاواٹ بجلی فراہم کرتی ہے۔ اس کے لیے بنگلہ دیش پاور ڈیولپمنٹ بورڈ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بقایہ رقم کے حوالے سے کہا کہ ''بنگلہ دیش نے ہمیں بجلی فراہمی کے لیے تقریباً 200 کروڑ روپے ادا نہیں کیے ہیں۔ بقایا رقم روزانہ بڑھ رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اپنا بقایا رقم چکا دیں گے تا کہ بجلی کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔'' وزیر اعلیٰ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ اگر بنگلہ دیش بجلی کا بقایا رقم ادا نہیں کرتا ہے تو کیا بجلی کی فراہمی روک دی جائے گی۔ اس کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ''اس پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے۔ تریپورہ میں بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ لگانے کے لیے بہت ساری مشینری بنگلہ دیشی علاقے یا چٹاگانگ بندرگاہ کے ذریعے لائی گئی تھی۔ تریپورہ حکومت نے ایک سمجھوتہ کے بعد بنگلہ دیش کو بجلی کی فراہمی شروع کر دی۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''مجھے نہیں معلوم کے اگر وہ بقایا رقم ادا نہیں کرتے ہیں تو ہم بنگلہ دیش کو کب تک بجلی کی فراہمی جاری رکھ پائیں گے۔'' قابل ذکر ہے کہ تریپورہ نے مارچ 2016 میں بنگلہ دیش کو بجلی کی فراہمی شروع کی تھی۔ تریپورہ کے وزیر اعلیٰ نے بنگلہ دیش کے موجودہ حالات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم سرحد پر باریکی سے نظر رکھ رہے ہیں۔ حالانکہ اگست میں بنگلہ دیش میں ہوئے تختہ پلٹ کے بعد سے کوئی بڑی آمد نہیں ہوئی ہے۔'' واضح ہو کہ تریپورہ شمال، جنوب اور مغرب میں بنگلہ دیش سے گھرا ہوا ہے اور اس کی بین الاقوامی سرحد کی لمبائی 856 کلومیٹر ہے جو اس کی کل سرحد کا 84 فیصد ہے۔

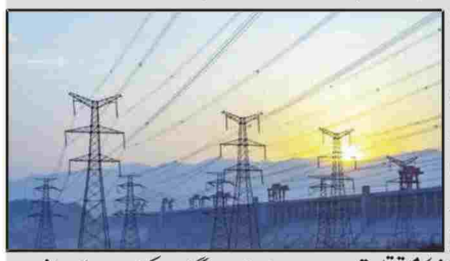

'قرضداروں کو 6 ماہ کے اندر ارادتاً ڈیفالٹر قرار دینا ہوگا'

ارادتاً ڈیفالٹر سے متعلق آر بی آئی کا سخت فیصلہ

نئی دہلی: 23/دسمبر: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے بینکوں کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگ جو جان بوجھ کر قرض نہیں ادا کرتے ہیں ان کو 6 ماہ کے اندر وِل فُل ڈیفالٹر یعنی ارادتاً ڈیفالٹر قرار دینا ہوگا۔ بینکوں نے اس عمل کے لیے زیادہ وقت کا مطالبہ کیا تھا لیکن آر بی آئی نے ان کے مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ آر بی آئی کا کہنا ہے کہ اس عمل میں تاخیر سے بینکوں کی پراپرٹیز کی قیمت میں کمی آتی ہے اور ان کے نقصانات میں اضافہ ہوتا ہے۔ آر بی آئی کے مطابق وقت کی حد مقرر کرنے سے بینکوں کو تیزی سے کارروائی کرنے میں مدد ملے گی۔ ارادتاً ڈیفالٹر کا عمل جلد مکمل ہونے سے بینکوں کی پراپرٹیز محفوظ رہیں گی اور ملک کے معاشی استحکام کو برقرار رکھا جا سکے گا۔ ساتھ ہی آر بی آئی نے کہا کہ یہ فیصلہ بینکوں کے مفاد میں لیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ جب کوئی شخص 90 دنوں تک قرض کی قسط یا سود ادا نہیں کرتا ہے تو بینک اس کے اکاؤنٹ کو این پی اے قرار دیتا ہے۔ اس کے بعد وِل فُل ڈیفالٹر قرار دینے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوران قرض لینے والے کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن کئی بار قرضدار اس وقت کا غلط استعمال کر کے اس عمل میں کافی تاخیر کر دیتا ہے۔ آر بی آئی کا کہنا ہے کہ اس تاخیر سے قانونی کارروائی دھیمی پڑ جاتی ہے اور بینکوں کو نقصان ہوتا ہے۔ وقت کی حد کو کم کرنے سے یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا اور بینکوں کو تیز اور موثر کارروائی کرنے کا موقع ملے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ایک بار ارادتاً ڈیفالٹر قرار دیے جانے کے بعد اس شخص کے لیے کسی بھی بینک سے قرض لینا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ایسے شخص کو سماج میں بدنامی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آر بی آئی نے واضح کیا ہے کہ اس عمل کو جلد پورا کرنے سے یہ یقینی ہو جائے گا کہ قرض لینے والا قانونی کارروائی سے بچنے کے لیے ملک چھوڑ کر نہ بھاگ سکے۔ آر بی آئی کا یہ قدم بینکوں کو قرض میں ڈوبنے کے بحران سے بچانے اور ملک کے معاشی استحکام کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

جے پور پولیس کی گرفت میں آئی لٹیری دُلہن

امیروں سے شادی کے بعد جھوٹا الزام لگا کر کرتی تھی لاکھوں کی وصولی

جے پور: 23/دسمبر: جے پور پولیس نے نکی نام کی ایک خاتون کو دہرہ دون سے گرفتار کیا ہے۔ نکی اپنے شوہروں کو جھوٹے اور سنگین الزامات میں پھنسا کر ان سے پیسہ وصول کرتی تھی۔ پولیس نے اسے گرفتار کرنے کے بعد جے پور کی عدالت میں پیش کیا، جس کے بعد نکی کو 15 دنوں کی عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق خاتون میٹرومونیل سائٹ پر امیر لوگوں کی تلاش کرتی اور پھر ان سے شادی کر کے سنگین الزام لگا کر پیسے وصول کرتی تھی۔ آج تک کی خبر کے مطابق جے پور کے مرلی پورہ اسٹیشن کے پولیس آفیسر سنیل کمار جانگڑ نے بتایا کہ سیما عرف نکی اگروال نے آگرہ کے ایک کاروباری، گروگرام کے ایک سافٹ ویئر انجینئر اور جے پور کے ایک زیورات تاجر سے شادی کرنے کے بعد ان کے خلاف سنگین الزامات میں مقدمہ درج کروایا، اس کے بعد سمجھوتہ کے نام پر ان سے بڑی رقم وصول کی۔ پولیس کے مطابق سیما نے آگرہ کے کاروباری سے شادی کرنے کے بعد اس کے خلاف سنگین الزام میں ایف آئی آر درج کرا کر راضی نامے کے طور پر اس سے 75 لاکھ روپے وصول لیے۔ اس کے بعد سیما عرف نکی نے گروگرام کے ایک سافٹ ویئر انجینئر سے شادی کی۔ کچھ دن بعد اس پر بھی الزام لگا کر سمجھوتہ کے نام پر 10 لاکھ روپے وصول کیے۔ پولیس سے ملی اطلاع کے مطابق سیما اگروال اپنے شوہروں پر جہیز اذیت اور غیر فطری تعلقات بنانے کا الزام لگا کر ایف آئی آر درج کرواتی تھی۔ اس کے بعد اس نے جے پور کے ایک جوئیلری دکان کے مالک سے شادی کی۔ جھوٹواڑا رہائشی اس شخص نے مرلی پورہ تھانہ میں شکایت درج کروائی تھی کہ انہوں نے موبائل اپلیکیشن کے ذریعہ سیما سے رابطہ کیا اور فروری 2023 میں شادی کی۔ شادی کے کچھ ہی مہینوں کے بعد سیما نے اس پر دباؤ بنایا کہ وہ اسے اپنے بزنس میں پارٹنر بنائے۔ جب اس نے اس سے انکار کیا تو سیما اس سے جھگڑا کر کے دہرہ دون چلی گئی اور اپنے ساتھ 25 سے 30 لاکھ روپے کے زیورات اور نقد رقم بھی لے گئی۔ پولیس نے جب سیما کی تاریخ کا پتہ لگایا تو اسے شبہہ ہوا کیونکہ وہ پہلے بھی اس طرح کے واقعات کو انجام دے چکی تھی۔ ڈی سی پی جے پور مغرب امت کمار کی ہدایت پر سیما کا پردہ فاش کرنے کے لیے ایک ٹیم کی تشکیل دی گئی، جس نے آپریشن لٹیری دلہن کو انجام دیا۔ سنیل کمار جانگڑ اور سب انسپکٹر وسندھرا کی قیادت میں تشکیل ٹیم نے دہرہ دون جا کر سیما اگروال کو گرفتار کیا۔ پوچھ تاچھ میں انکشاف ہوا کہ سیما طلاق شدہ امیر مردوں کو نشانہ بناتی تھی۔ وہ ان سے شادی کرتی اور کچھ دنوں بعد جہیز، تشدد اور غیر فطری تعلق قائم کرنے کے جھوٹے الزام لگا کر مقدمہ درج کروا دیتی۔ پھر سمجھوتے کے نام پر پیسے وصول لیتی۔ تیسری شادی میں وہ اپنے شوہر سے جھگڑا کر کے زیور، نقدی لے کر چلی گئی۔ پوچھ تاچھ میں سیما نے اپنا گناہ قبول کر لیا ہے۔ جے پور پولیس نے اپیل کی ہے کہ اگر کسی دیگر شخص کے ساتھ اس طرح کا واقعہ ہوا ہو تو وہ فوراً رابطہ کریں۔

بی سی سی آئی نے جاری کی محمد شامی کی فٹنس رپورٹ

نئی دہلی: 23/دسمبر: بالآخر بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے تیز گیند باز محمد شامی کی فٹنس کے حوالے سے آفیشل اپڈیٹ جاری کر دیا ہے۔ کچھ روز قبل بنگلورو میں واقع نیشنل کرکٹ اکیڈمی (این سی اے) میں ان کی فٹنس کی جانچ کی گئی تھی۔ جانچ میں پایا گیا ہے کہ محمد شامی ابھی پورے طور پر فٹ نہیں ہوئے ہیں۔ بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم نے پایا کہ محمد شامی کے گھٹنے کی چوٹ کو ٹھیک ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ بورڈ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ محمد شامی بارڈر-گواسکر ٹرافی کے آخری 2 ٹیسٹ میچوں میں بھی نہیں کھیل پائیں گے۔ تیز گیند باز محمد شامی کو ابھی بائیں گھٹنے میں سوجن کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے انہیں اپنی گیند بازی ورک لوڈ کو مینیج کرنا ہوگا۔ رپورٹ میں جانکاری دی گئی ہے کہ یہ سوجن انہیں کافی عرصے کے بعد طویل گیند بازی اسپیل ڈالنے کے دوران آئی ہے۔ واضح ہو کہ محمد شامی نے رنجی ٹرافی میں مدھیہ پردیش کے خلاف میچ کے دوران بنگال کی جانب سے 43 اوور کی گیند بازی کی تھی۔ بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسی لینس میں محمد شامی فی الحال میڈیکل اسٹاف کی صلاح پر اپنی مضبوطی اور کنڈیشننگ کو بہتر کرنے کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ محمد شامی نے کچھ ہفتے قبل ہی رنجی ٹرافی کے لیے بنگال کی ٹیم میں انجری کے تقریباً 1 سال بعد واپسی کی تھی۔ رنجی ٹرافی کے بعد انہوں نے سید مشتاق علی ٹرافی میں بھی شرکت کی تھی۔ اس کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ محمد شامی کو بارڈر-گواسکر ٹرافی کے آخری 2 میچوں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اب جبکہ ان کا میڈیکل فٹنس ٹیسٹ ہوا تو پتہ چلا کہ کرکٹ کے لمبے فارمیٹ یعنی ٹیسٹ کھیلنے کے لیے محمد شامی کو ابھی اپنی فٹنس پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حالانکہ 21 دسمبر سے شروع ہوئے وجے ہزارے ٹرافی میں محمد شامی اب تک کھیلتے ہوئے نظر نہیں آئے ہیں۔

مرکز نے تعلیمی پالیسی میں بڑی تبدیلی کا کیا اعلان

اب پانچویں و آٹھویں کلاس میں فیل طلبا کو نہیں کیا جائے گا پروموٹ

نئی دہلی: 23/دسمبر: مرکزی حکومت نے تعلیم کے حوالے سے ایک بڑا فیصلہ لیتے ہوئے 'نو ڈیٹینشن پالیسی' کو ختم کر دیا ہے۔ نئے قوانین کے تحت اب پانچویں اور آٹھویں کلاس کے طالب علموں کو فیل ہونے کی صورت میں اگلی کلاس میں پروموٹ نہیں کیا جائے گا۔ 2019 میں رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ میں ترمیم کرنے کے بعد کم از کم 16 ریاستوں اور 2 مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے پہلے ہی 'پروموٹ کرنے کی پالیسی' کو ختم کر دیا ہے۔ گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق باقاعدہ امتحان کے انعقاد کے بعد اگر کوئی بچہ وقت وقت پر نوٹیفائی پروموشن سے متعلق پیمانوں کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو ایسی صورت میں نتیجہ کے اعلان کی تاریخ سے 2 ماہ کے اندر اندر اسے اضافی ہدایات کے ساتھ دوبارہ امتحان کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ گزٹ نوٹیفکیشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر دوبارہ امتحان دینے والا طالب علم پروموشن (اگلی کلاس میں جانے کی اہلیت) کے معیارات کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے پانچویں یا آٹھویں کلاس میں ہی روک دیا جائے گا۔ حالانکہ حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ کسی بھی طالب علم کو اس وقت تک اسکول سے نہیں نکالا جائے گا جب تک وہ اپنی ابتدائی تعلیم کو مکمل نہ کر لے۔ وزارت تعلیم کے سینئر افسران کے مطابق اس نوٹیفکیشن کا اطلاق کیندریہ ودیالیوں، نوودیا ودیالیوں اور سینک اسکولوں سمیت مرکزی حکومت کے زیر انتظام 3000 سے زائد اسکولوں پر ہوگا۔ اس بارے میں ایک اور سینیئر افسر نے کہا کہ ''چونکہ اسکول کی تعلیم ریاست کا موضوع ہے اس لیے ریاستیں اس سلسلے میں اپنے فیصلے خود لے سکتی ہیں۔ دہلی سمیت 16 ریاستوں اور دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے پہلے ہی ان دو جماعتوں (پانچویں اور آٹھویں) کے لیے 'پروموٹ نہ کرنے کی پالیسی' کو ختم کر دیا ہے۔''

مساجد کو نبوی دور کے طرز پر بنانے کیلئے جامع تحریک کا منصوبہ

مثالی مسجد نامی اہم کتابچہ کے اجراء پر علماء، دانشور اور سیاستدانوں نے اظہار خیال کیا

ممبئی، 22، دسمبر (ایجنسیز) مساجد کو نبوی دور کے طرز پر بنانے کیلئے جامع تحریک کی آج کے دور میں سخت ضرورت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مسجد نبوی صرف عبادات، ذکر و تلاوت تک محدود نہیں تھی بلکہ دنیوی معاملات کا بھی مرکز رہی۔ جس سے انسانی فلاح و بہبود اور معاشرے کی بہتری کے ساتھ ساتھ تہذیب کے دائرے میں رہ کر کھیل کود اور تفریح کا سامان بھی مہیا کرایا جاتا تھا اور ہمیں بھی مسجد نبوی کی طرز پر اپنی مساجد کو کمیونٹی کی ترقی کا مرکز بنانے کی جانب توجہ دینا چاہیئے، ان خیالات کا اظہار مقررین نے گلوبل کیئر فاؤنڈیشن کی زیر نگرانی ایک کتابچے مثالی مسجد کے اجراء کے جلسہ میں کیا۔ جنوبی ممبئی میں واقع اسلام جمخانہ (مرین لائنس) سیلی بریشن ہال میں اس تعلق سے منعقدہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے صدر جلسہ انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے کہا کہ مساجد کی اہمیت اور افادیت پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسجد نبوی جہاں عبادات کا مرکز بھی وہیں دار القضاء بھی تھا، دار الشفاء بھی تھا، انسانیت کی نفع رسانی اور تمام امور خیر کی انجام دہی کا عالمی نمونہ بھی۔ مسجدیں ہمیں وقت پابندی کا بھی درس دیتی ہیں، جہاں سے وقت پر اذان اور وقت پر جماعت کا بہر صورت اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس لئے علماء کو حالات کے تناظر میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کئی مثالیں بھی پیش کیں اور معاشرے کی بدحالی کا بھی ذکر کیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ مساجد کو ایک ایسا مرکز بنایا جائے کہ نوجوانوں میں بہتری لائی جا سکے۔ صدر اسلام جمخانہ ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی نے کہا کہ اس سلسلہ میں عملی قدم اٹھانا ہوگا۔ اس میں ٹرسٹیان کا رول اہم ہونا چاہیئے۔ ایک کتاب کا اجراء کافی نہیں ہے، اس کے لئے ہمیں لوگوں کو مسجد سے جوڑنا ہوگا۔ شاہین انسٹی ٹیوٹ بیدر کے روح رواں ڈاکٹر عبدالقدیر موجودہ نسل کی زبوں حالی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ نسل ہی اصل ہے، یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہمیں اپنی مسجدوں کو ایک مرکز بنا کر اپنی موجودہ اور مستقبل کی نسل کی سماجی، تعلیمی، اور معاشی بہتری کے لیے سخت اقدامات کرنے ہوں گے۔ بلکہ سنجیدگی سے ان کی بہتر تربیت پر غور کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں تاخیر نقصان دہ ثابت ہوگی۔ سینئر پولیس افسر قیصر خالد نے کہا کہ بیرون ملک اور خصوصی طور پر یورپ اور ملائیشیا کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عملی طور پر مثالی مسجد بنانا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی دوست کے ملاقات ہوتی ہے تو برسوں کا تعلق اور یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، اور تعلیمی اداروں کو یاد کیا جاتا ہے، ہمیں اس طرح کا تعلق مساجد سے وابستہ کرنا چاہیئے۔ مساجد کو کچھ دیر کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی، یہ واضح پیغام ہے کہ آپ کی تہذیبی زندگی کا مرکز تھی، مسجد نبوی میں مشورے اور منصوبہ سازی کی جاتی تھی، جنگ میں زخمیوں کا علاج ہوتا اور خیر کے کام بھی انجام دیئے جاتے تھے۔ اس واضح رہنمائی اور ہدایت کے باوجود ہم کورے ہیں۔ اقبال میمن، صدر میمن فیڈریشن نے کہا کہ ہم سب کو اس طرف توجہ دے کر کام کرنا ہوگا تبھی ہم مقصد حاصل کر سکیں گے۔ ابتداء میں گلوبل کیئر فاؤنڈیشن کے سربراہ عابد احمد نے کتابچے کی تالیف کا مقصد بتایا اور کہا کہ اس کے ذریعے مساجد کے متولیان اور ائمہ کرام کو ترغیب دلانا ہے کہ وہ مساجد کو نماز، تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کے ساتھ ایک مثالی کمیونٹی مراکز میں تبدیل کریں اور نوجوانوں کی فکر کریں۔ ملت کے دردمندوں کی خواہش ہے کہ مساجد میں نبوی طرز پر مثبت تبدیلی لائی جائے، یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم سب عمل پیرا ہوں گے، ورنہ کچھ نہیں ہوگا۔ مولانا اعجاز احمد کشمیری نے کہا کہ ائمہ کے احوال اور مسجد کے تقدس پر بھی ہماری نگاہ ہو اور ائمہ کے احوال اور ان کے معاشی حالات پر بھی توجہ دی جائے۔ انہیں خود کفیل بنایا جا سکے امام ایک سربراہ کی حیثیت رکھے۔ اور مساجد کا تقدس بھی پامال نہ ہو۔ مفتی محمد اشفاق قاضی، جامع مسجد نے کہا کہ جن خطوط پر کوشش کرنے کیلئے گفتگو کی گئی اور کتابچہ کا اجراء عمل میں آیا، اس طرز پر کسی حد تک جامع مسجد میں کام ہو رہا ہے۔ اور سب سے اہم بطور خاص وقتاً فوقتاً غیر مسلم بھائیوں کو مسجد اور مسجد کی سرگرمیوں سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس نشست سے ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر، اے ایم پی کے صدر عامر ادریسی اور سینئر سوشل ورکر سعید خان نے بھی خطاب کیا، صحافی سرفراز آرزو، جاوید جمال الدین، عبدالقادر چودھری، شہباز صدیقی بھی پیش پیش تھے۔

بہادر شاہ ظفر کی جلاوطنی میں گزری زندگی کی داستان اور اُن کا نواسہ جسے دلی میں 'بھیک مانگ کر گزارا کرنا پڑا'

امیتابھ بھٹاچاریہ

جب یہ خبر ملی کہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر لال قلعہ چھوڑ کر محبوب الٰہی (خواجہ نظام الدین) کے مزار پر پہنچ چکے ہیں تو ملاقات کی غرض سے خواجہ شاہ غلام حسین چشتی اُن کے پاس پہنچے۔ یہ وہ دن تھا جب ہندوستان پر راج کرنے والے مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ اور اکبر و بابر کے جانشین دلی کے لال قلعہ سے آخری بار نکلے تھے۔ اور یہ 19 ستمبر 1857 کی بات ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے یہ کہانی اپنی والدہ سے کئی بار سُن رکھی تھی جس کے راوی اُن کے اپنے نانا خواجہ شاہ غلام حسین چشتی تھے۔ شاہ غلام حسین چشتی بہادر شاہ ظفر کے مرشد بھی تھے۔ خواجہ حسن نظامی نے لکھا کہ بہادر شاہ ظفر کے چہرے پر مایوسی اور پریشانی عیاں تھی۔ اُن کے ساتھ مٹھی بھر ہی لوگ تھے جن میں خواجہ سرا بھی شامل تھے اور اُن کے کپڑے اور سفید داڑھی خاک آلود تھی۔ خواجہ حسن نظامی کی کتاب کا اب انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جا چکا ہے، جس کے مطابق وہ بتاتے ہیں کہ 'جب میرے نانا (شاہ غلام حسین چشتی) نے بہادر شاہ ظفر کی خیریت دریافت کی تو ایک موقع پر انھوں نے بتایا کہ میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا، کیا آپ کے گھر کچھ ہے جو آپ مجھے کھلا سکیں؟' حسن نظامی لکھتے ہیں کہ 'نانا نے جواب دیا کہ موت کے دہانے پر کون کھانا پکا سکتا ہے، لیکن جو بھی ہوگا، میں لاتا ہوں۔ شاہ غلام حسین نے گھر میں جا کر دیکھا تو روٹی اور مولی کے اچار کے سوا کچھ نہ تھا، چنانچہ یہی معزول بادشاہ کو پیش کیا گیا جنھوں نے شکریہ ادا کیا، کھانا کھایا اور پھر ہمایوں کے مقبرے کی جانب روانہ ہو گئے۔' اُدھر یہ خبر ملتے ہی کہ بہادر شاہ ظفر اور اُن کے چند بیٹے ہمایوں کے مقبرے پر ہیں، میجر ولیم ہڈسن نے سپاہیوں کے ہمراہ مقبرے کا محاصرہ کر لیا۔ بہادر شاہ ظفر نے اس شرط پر گرفتاری دینے کی حامی بھری کہ اُن کو، اُن کی اہلیہ اور بچوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ یقین دہانی حاصل کرنے کے بعد بالآخر 20 ستمبر 1857 کو بہادر شاہ ظفر ہمایوں کے مقبرے سے نکلے اور گرفتار کر لیے گئے۔ کرنل میتھیسن کی اپنی کتاب 'انڈین بغاوت 1857' میں لکھا گیا ہے کہ میجر ہڈسن جب 100 سپاہیوں اور دو مخبروں (منشی رجب علی اور الٰہی بخش مرزا) کے ساتھ ہمایوں کے مقبرے پہنچے تو وہاں بہادر شاہ ظفر کے بیٹے مرزا مغل اور مرزا خضر سلطان کے علاوہ ان کے پوتے مرزا ابوبکر بھی موجود تھے۔ ان تینوں کو حراست میں لیا گیا لیکن دلی پہنچنے سے پہلے میجر ہڈسن نے ایک سپاہی کا پستول لیا اور ان تینوں کو قتل کر دیا۔ جس مقام پر یہ واقعہ پیش آیا اسے اب 'قاتل دروازہ' کہتے ہیں۔ حسن نظامی کی کتاب 'بیگمات کے آنسو' اور اس وقت کی برطانوی دستاویزات کے مطابق بہادر شاہ ظفر کے چند بیٹے اور بیٹیاں دلی سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

بہادر شاہ ظفر کی جلاوطنی

بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری کے بعد ایک منصوبہ بنایا گیا کہ انھیں لاہور منتقل کر دیا جائے۔ لیکن بعد میں ان کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ ہوا اور 27 جنوری 1858 کو اُسی لال قلعہ میں مقدمہ شروع ہوا جو مغل بادشاہوں کا ذاتی محل ہوا کرتا تھا۔ مقدمے میں انھیں مجرم قرار دیتے ہوئے جلاوطن کرنے کا فیصلہ ہوا۔ تاہم 30 اپریل 1858 کو لکھے گئے ایک برطانوی خط سے پتا چلا کہ برطانوی حکومت مغل شاہی خاندان کے سب اراکین کو ہی جلاوطن کرنے کی خواہش مند تھی تاکہ مستقبل میں کوئی بھی برطانیہ کے خلاف بغاوت کی قیادت نہ کر سکے۔ تاہم بعد میں فیصلہ ہوا کہ صرف بادشاہ اور اُن کے خاندان کے چند اراکین کو ہی رنگون جلاوطن کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے مطابق دلی سے کلکتہ اور پھر بحری جہاز سے بہادر شاہ ظفر کو اُن کی اہلیہ، بیٹے اور بہو کے ہمراہ روانہ کیا جانا تھا۔ دلی کے کمشنر کی جانب سے مرتب فہرست کے مطابق بہادر شاہ ظفر کے علاوہ حرم کی پانچ خواتین اور آٹھ اہلخانہ شامل تھے۔ مؤرخ مہدی حسن نے اپنی کتاب 'بہادر شاہ ظفر دوم اور 1857 کی جنگ' میں ایک برطانوی دستاویز کا حوالہ دیا ہے جس کے مطابق سات اکتوبر 1858 کی صبح 29 افراد دلی سے روانہ کیے گئے جو چار دسمبر کو کلکتہ سے رنگون کے لیے نکلے۔ بہادر شاہ ظفر کا ہندوستان میں یہ آخری دن تھا۔ 10 دسمبر کو بحری جہاز رنگون پہنچ گیا۔

چار کمرے اور 11 ٹکا خرچ

یہاں بہادر شاہ ظفر کے خاندان کو چار کمرے ملے اور اُن کی روزانہ کی خوراک کا خرچہ 11 ٹکا تھا۔ تین اگست 1859 کو لکھی گئی ایک رپورٹ کے مطابق یہ مکان گارڈ پوسٹ سے چند قدم کے فاصلے پر تھا اور اس کے چاروں جانب دس فٹ کی حفاظتی باڑ تھی۔ کیپٹن ڈیوس کی تحریر کردہ رپورٹ میں بتایا گیا کہ مکان میں چار کمرے ہیں، ایک سابق بادشاہ کے پاس ہے جبکہ ایک جواں بخت اور ان کی اہلیہ کے زیر استعمال ہے۔ تیسرے کمرے میں زینت محل بیگم رہتی ہیں۔ ہر کمرے کے ساتھ غسل خانہ ہے۔ شاہ عباس اور ان کی والدہ چوتھے کمرے

میں رہتے ہیں۔ بادشاہ اور شاہی قیدیوں کی خوراک کے لیے 11 ٹکا فی دن رقم مختص کی گئی۔ اتوار کے لیے ایک ٹکا فی فرد اضافی دیا جاتا اور ماہانہ سنگھار کے لیے دو ٹکا دیے جاتے۔ تاہم کاغذ، قلم اور دوات پر پابندی تھی۔ عام لوگوں سے رابطہ بھی منع تھا اور کسی کو بھی شاہی قیدیوں سے ملنے، حتیٰ کہ ان کے اپنے خادمین کو بھی اجازت کے لیے پاس لینا پڑتا تھا۔ واضح رہے کہ بہادر شاہ ظفر ایک شاعر اور خطاط بھی تھے۔ لیکن جلاوطنی کے بعد انھیں اپنی آخری شاعری اور احساسات کا اظہار، مکان کی دیوار پر کوئلے کی مدد سے کرنا پڑا۔

بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں کو 'انگریز' بنانے کا عجیب خیال

نیلسن ڈیوس نے کلکتہ میں برطانوی حکام کو ایک 11 صفحوں کی رپورٹ بھیجی جس میں بہادر شاہ ظفر کے دو بیٹوں کے لیے ایک عجیب سا منصوبہ پیش کیا۔ انھوں نے تجویز دی کہ بہادر شاہ ظفر کے دو بیٹوں کو برطانوی تعلیم دی جائے۔ انھوں نے لکھا کہ بڑا بیٹا، مرزا جواں بخت مغرور ہے لیکن دونوں بیٹے مکمل گنوار ہیں۔ ان کے مطابق وہ فارسی لکھ اور پڑھ سکتے تھے لیکن بنیادی معلومات کی کمی تھی اور وہ اپنے ملک کی سرحد تک سے لاعلم تھے تاہم اُن میں جاننے اور سیکھنے کی خواہش موجود تھی۔ اسی لیے نیلسن ڈیوس کی تجویز تھی کہ اگر انھیں برطانیہ بھجوایا جائے اور برطانوی تعلیم دی جائے تو وہ بالکل انگریز بن سکتے ہیں۔ تاہم اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا۔

آخری مغل بادشاہ کی موت

بہادر شاہ ظفر کو جب جلاوطن کیا گیا تو اُن کی عمر 83 سال تھی اور اُس وقت تک ان کی جسمانی اور ذہنی صحت کافی خراب ہو چکی تھی۔ تاہم اس کے باوجود برطانوی حکومت نے دورانِ جلاوطنی اُن پر مکمل اور کڑی نظر رکھی۔ ان کے بارے میں ہر رپورٹ اعلیٰ حکام کو بھجوائی جاتی تھی۔ نیلسن ڈیوس کے مطابق رنگون کے سول سرجن بہادر شاہ ظفر کا طبی معائنہ باقاعدگی سے کرتے تھے اور ان کے مطابق چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی بادشاہ اور اُن کی بہو شاہ زمانی بیگم ڈاکٹر کو دیکھنا چاہتے تھے۔ نیلسن کے مطابق بادشاہ کے دانت ٹوٹ چکے تھے اور اُن کی بات سمجھنے میں مشکل ہوتی تھی۔ تاہم 1862 کے وسط میں بہادر شاہ ظفر کی صحت تیزی سے بگڑنا شروع ہوئی اور سات نومبر کو اُن کی وفات ہو گئی۔ اب انھیں دفنایا جانا تھا۔ برطانوی حکام کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر یہ کام جلدی اور خفیہ طریقے سے نہ کیا گیا تو شاید مقامی مسلمان مشکل پیدا کر دیں۔ اس خدشے کا اظہار کلکتہ بھجوائے جانے والے ایک خط میں بھی کیا گیا۔ تاہم بہادر شاہ ظفر کی موت کی خبر دو ہفتے بعد، بیس نومبر کو، دلی پہنچی۔ اس وقت تک انھیں دفنایا جا چکا تھا۔ پہلے مدفن کر گرد بانس لگائے گئے جو چند ہی دن بعد ٹوٹ گئے۔ تب تک قبر پر گھاس کی تہہ اُگ چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اب اس قبر کو بھی بھلا دیا جائے گا لیکن ان کی موت کے چالیس سال بعد ایک بار پھر اس معاملے پر خط و کتابت ہوئی۔ 1991 میں کھدائی کے دوران بہادر شاہ ظفر کا ڈھانچہ دریافت ہوا۔ اب اس مقام پر ایک بڑا مقبرہ تعمیر ہو چکا ہے۔

بہادر شاہ ظفر کے خاندان کی بے چینی

بہادر شاہ ظفر کی موت کے بعد یہ صورتحال تھی کہ اہلخانہ ایک دوسرے سے بات ہی نہیں کر رہے تھے۔ اُس وقت کی برطانوی دستاویزات، جو مصنف ولیم ڈالرمپل نے میانمار کے نیشنل آرکائیو میں دیکھیں، سے علم ہوتا ہے کہ خاندان میں پھوٹ پڑ گئی اور ایک جانب بہادر شاہ ظفر کی اہلیہ تھیں اور دوسری جانب جواں بخت اور اُن کی اہلیہ، جبکہ سب سے چھوٹا بیٹا شاہ عباس ایک تیسرے گروپ میں تھے۔ ولیم ڈالرمپل کے مطابق تینوں فریقین الگ الگ گھروں میں تھے، الگ کچن تھے اور آپس میں کوئی بات چیت نہیں تھی۔ اسی دوران بہادر شاہ ظفر کی بہو، شاہ زمانی بیگم کی آنکھیں متاثر ہونا شروع ہو گئیں۔ انھیں خوراک مہیا کرنے کے لیے کپڑے اور زیورات بیچنا پڑے۔ سنہ 1872 تک شاہ زمانی بیگم اپنی بینائی مکمل طور پر کھو چکی تھیں۔ دوسری جانب بہادر شاہ ظفر کی بیوہ زینت محل نے ایک مکان خرید لیا اور دو یا تین ملازمین کے ہمراہ نئے مکان میں منتقل ہو گئیں۔ زینت محل نے جواں بخت کی جانب سے پیٹے جانے کے بعد انڈیا لوٹنے کی درخواست بھی کی لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔ بہادر شاہ ظفر کی وفات کے 20 سال بعد زینت محل بھی وفات پا گئیں اور انھیں سابق بادشاہ کے ساتھ ہی دفن کیا گیا۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے، مرزا جواں بخت، جنھیں بہادر شاہ ظفر نے اپنا اور مغل تخت کا جانشین قرار دیا تھا، بھی صرف 42 سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔

بہادر شاہ ظفر کا نواسہ جسے دلی میں بھیک مانگنا پڑی

برطانوی حکومت بہادر شاہ ظفر کے تقریباً پورے خاندان کو خرچہ فراہم کر رہی تھی۔ شاہی خاندان کے وہ اراکین بھی ماہانہ وظیفہ حاصل کر رہے تھے جو دلی یا بنارس میں مقیم تھے۔ جمشید بخت جواں بخت کے بیٹوں میں سب سے بڑے تھے۔ شادی سے قبل ان کو ماہانہ 150 ٹکا وظیفہ ملتا تھا۔ شاہ کے بعد ان کو ماہانہ 250 ٹکا وظیفہ ملنے لگا اور مکان کے کرائے کی مد میں 100 ٹکا ماہانہ ملتا۔ زیادہ تر لوگوں کو اتنا وظیفہ نہیں ملتا تھا اور ماہانہ پانچ سے دس ٹکے تک ملا کرتے تھے۔ 1899 میں حکومت انڈیا کے دفتر خارجہ کی ایک دستاویز کے مطابق شاہی خاندان کے 36 افراد کو ماہانہ پانچ روپے تک کی پنشن مل رہی تھی۔ تاہم حسن نظامی نے اپنی کتاب میں ایک ایسے فقیر کے بارے میں لکھا ہے کہ جو شام کے اندھیرے کے بعد بھیک مانگنے نکلتا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک چھڑی کی مدد سے اپنی بے جان ٹانگیں گھسیٹتا ہوا جامع مسجد کے قریب نکلتا اور ہر چند منٹ بعد صدا بلند کرتا۔ حسن نظامی کے بقول شاید بہت کم لوگ جانتے تھے کہ وہ بہادر شاہ ظفر کا سگا نواسہ تھا جس کا نام مرزا قمر سلطان تھا۔ بہادر شاہ ظفر کے خاندان کے دیگر لوگوں نے حکام سے اس کے علاوہ بھی مدد طلب کی۔ 1915 کی ایک دستاویز کے مطابق بادشاہ کے بڑے پوتے مرزا جمشید بخت نے اپنی صحت کی وجہ سے حکومت سے رابطہ کیا تاکہ وہ برما کے ایک شہر جا کر علاج کروا سکیں اور انھیں 500 ٹکا فراہم کیا گیا۔

شاہی خاندان کو پنشن کیوں دی جاتی تھی؟

برطانوی ریکارڈ سے علم ہوتا ہے کہ بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری کے بعد سے یہ خدشہ موجود تھا کہ کوئی بھی 1857 جیسی بغاوت کی قیادت کر سکتا ہے۔ تو ایسے میں ایک ایسے خاندان کی کفالت کا ذمہ برطانوی حکام نے کیوں اٹھایا جن سے اُن کو بغاوت کا خوف تھا؟ انڈیا کے نیشنل آرکائیوز میں موجود متعدد فائلوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس معاملے پر حکام کی مختلف آرا تھیں۔ علی ناظم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بہادر شاہ ظفر سے معاہدہ ہوا تھا کہ اختیارات چھیننے کے بعد اُن کے خاندان کی کفالت برطانیہ کی ذمہ داری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ خاندانی پنشن تھی یعنی بہادر شاہ ظفر کے بعد ان کے وارثوں کو بھی ملتی۔ اگر مختصر دیکھا جائے تو معاہدہ یہ تھا کہ آپ اور آپ کے وارث ہماری حکومت اور نظام میں مداخلت نہیں کریں گے، اس سے دور رہیں گے، اور بدلے میں ہم آپ کی اور آپ کے خاندان کی ضروریات کا خیال رکھیں گے۔

مغل خاندان کے وارث اب کہاں ہیں؟

بہادر شاہ ظفر کے چند بیٹے تو مارے گئے تھے لیکن چند فرار ہونے میں کامیاب ہوئے جبکہ اُن کے دو بیٹے اُن کے ساتھ ہی جلاوطن ہوئے۔ مؤرخ رعنا صفوی کہتی ہیں کہ مغل خاندان کی پوری نسل کو تلاش کرنا اب مشکل ہے۔ اگرچہ چند افراد کا سراغ برطانوی ریکارڈ اور انڈیا کے قومی آرکائیو کی مدد سے لگایا جا سکتا ہے تاہم وثوق سے یہ نہیں جانا جا سکتا کہ سب لوگ کہاں گئے۔ سنہ 1925 میں برطانوی حکومت کے مختلف محکموں کے درمیان شاہی خاندان کے اراکین کی تعلیم، طبی سہولیات، یا شادی اور تدفین جیسے اخراجات پر خط و کتابت ہوئی جس سے علم ہوتا ہے کہ اس وقت 126 افراد پنشن وصول کر رہے تھے۔ دستاویزات سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ مغل خاندان انڈیا کے علاوہ میانمار اور ممکنہ طور پر پاکستان میں بٹ چکا تھا۔ تاہم اس وقت کون کہاں ہے، یہ کہنا مشکل ہے۔ مغل خاندان کے وارث ہونے کے دعویدار مختلف اوقات میں سامنے آتے رہے ہیں لیکن ان کے دعوؤں کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ جعلی دعوے کرنے والے گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔ پروفیسر علی ندیم کا کہنا ہے کہ جب شاہی خاندان دلی سے فرار ہوا تو اس بات کی توقع تھی کہ وہ اپنی وراثت کا کوئی ثبوت ساتھ نہیں رکھیں گے کیوں کہ وہ تو اپنی جان بچا کر بھاگ رہے تھے۔ اس لیے یہ ثابت کرنا ناممکن ہے کہ اب کون شاہی خاندان کا وارث ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں، ممکن ہے وہ درست ہوں لیکن جھوٹے دعوے بھی ہوتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سنہ 1925 کی جن دستاویزات کا حوالہ اوپر دیا گیا، ان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ پنشن کے لیے دی جانے والی تقریباً 600 عرضیاں ابتدائی تفتیش کے بعد مسترد کر دی گئی تھیں۔ حسن نظامی نے اپنی کتاب میں ایک ایسے فرد کے بارے میں لکھا ہے جو ممبئی میں پولیس اور انتظامیہ میں مغل وارث کے طور پر مشہور تھا لیکن بعد میں یہ دعویٰ جھوٹا نکلا۔

'بے قرار': وہ مشہور پاکستانی فلم جس کی انڈیا میں بننے والی 'کاپی' کامیاب نہ ہو سکی

محمد صہیب

کیا انڈیا کے سپر سٹار عامر خان کو اپنی پہلی ہی فلم سے 'مسٹر پرفیکشنسٹ' کا لقب مل گیا تھا؟ کیا وہ 'قیامت سے قیامت تک' کے بعد سے صرف ہٹ فلمیں دیتے رہے اور کیا یہ بھی سچ ہے کہ انھوں نے کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا؟ ایسا کچھ نہیں۔ عامر خان کو اپنے کریئر کی ابتدا میں مشکلات بھی ہوئیں اور اُن کی چند فلمیں ناکام بھی ہوئیں۔ اُن پر 'چربہ فلموں میں کام کرنے' کی وجہ سے تنقید بھی ہوئی اور بعض فلمی نقادوں کے بقول کہ اپنے کریئر کی ابتدا میں انھوں نے پاکستان میں بنی ایک فلم کی کاپی میں بھی کام کیا، جس کا نام سُننے کے لیے شاید آپ 'بے قرار' ہوں گے۔ یہ بات 1991 کے اوائل کی ہے۔ پاکستان میں پہلے نجی ٹی وی چینل 'ایس ٹی این' کی نشریات کا آغاز ہو چکا تھا۔ اس چینل نے میری عمر کے لڑکوں کو پرانی پاکستانی فلموں کی لت لگا دی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب سکول کے فری پیریڈ میں ہم اُس دور کی دو مشہور فلمیں امیتابھ بچن کی 'ہم' اور عامر خان کی 'دیوانہ مجھ سا نہیں' پر کافی بحث کرتے تھے۔ فلم 'ہم' اپنے گانے 'جما چما دے دے' کی وجہ سے زیر بحث ہوتی اور عامر خان کی فلم 'دیوانہ مجھ سا نہیں' صرف اس لیے کہ یہ فلم پاکستانی فلم 'بے قرار' جیسی تھی۔ فیصل رحمان اور بابرہ شریف کی مارچ 1986 میں آنے والی فلم 'بے قرار' اپنے گانوں، کہانی اور سینیما ٹوگرافی کی وجہ سے کسی بھی انڈین فلم سے کم نہ تھی۔ فیصل کے والد مسعود الرحمان پاکستان فلم انڈسٹری کے ایک مستند سینیما ٹوگرافر تھے۔ فیصل نے 1980 میں آنے والی فلم 'نہیں ابھی نہیں' سے فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ ایک 14 سال کے لڑکے کا بھرپور اعتماد کے ساتھ شبنم جیسی منجھی ہوئی اداکارہ کے مدمقابل کام کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں تھا۔ معصوم چہرہ، گال پر ڈمپل اور پھرتیلا پن فیصل کے پلس پوائنٹس تھے۔ 'بے قرار' کی کہانی سید نور نے لکھی تھی جبکہ اس کے پروڈیوسر ریاض گل تھے اور حسن عسکری اس کے ہدایتکار تھے۔

بے قرار کی روایتی کہانی مگر منفرد انداز

فلم بے قرار کی کہانی پاکستانی ہدایتکار سید نور نے لکھی جن کا کہنا ہے کہ 'میرے سُناتے ہی یہ کہانی (پروڈیوسر) ریاض گل کو پسند آ گئی تھی۔' 'ہم نے اس فلم کی ڈائریکشن کے لیے حسن عسکری کا انتخاب کیا اور نوجوان ہیرو کے لیے فیصل کا۔' حسن عسکری پاکستانی فلم انڈسٹری کے وہ ہدایتکار تھے جن کی اپنے کام پر مکمل گرفت ہوتی تھی اور وہ بہترین سے بہترین کام کروانا جانتے تھے۔ انگریزی میں ماسٹرز تھے اور 'لی مزرابیلز' جیسے ناول کو فلما چکے تھے۔ 'بے قرار' میں اداکارہ بابرہ نے 'عینی' جبکہ فیصل نے 'سنی' کا کردار ادا کیا۔ فلم کی کہانی کچھ یوں تھی کہ عینی ایک ماڈل ہیں اور سنی فوٹوگرافر۔ چشمہ لگائے سنی سے سب ہی پیار کرتے ہیں مگر وہ عینی کے لیے بے قرار رہتا ہے، جسے عینی مذاق سمجھتی رہتی ہے۔ عینی کی بڑی بہن کا کردار اداکارہ زمرد نے ادا کیا جو اپنی چھوٹی بہن کو کافی سمجھاتی ہیں۔ آگے چل کر فلم میں وہ عینی کی منگنی 'رئیس' نامی کردار سے کر دیتی ہیں جسے ماڈل اور اداکار شیری ملک نے ادا کیا تھا۔ یہ وہ شیری ملک ہی تھے جنھوں نے بابرہ کے ساتھ پاکستان کی پہلی سائنس فکشن فلم 'شانی' میں مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ فلم میں سنی کو اس کی ساتھی رخشی (اداکارہ سونیا) بھی پسند کرتی ہیں مگر سنی انھیں گھاس نہیں ڈالتا۔ سنی کی بے قراری سے سب پریشان رہتے ہیں اور فلم میں چلنے والا مذاق کا ماحول اُس وقت سنجیدہ ہو جاتا ہے جب سنی اپنی پسند 'عینی' کی شادی توڑنے پر آ جاتا ہے۔ مار کٹائی، ڈرامہ اور گانوں کے بعد وہی سب ہوتا ہے جو روایتی طور پر ایسی فلموں میں ہوتا ہے، یعنی ایک 'ہیپی اینڈنگ' جس میں سب ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔ فلم 'بے قرار' میرے والد جون 1986 میں جدہ میں ایک ویڈیو شاپ سے لائے تھے جسے ہم نے 'وی سی آر' پر دیکھا۔ شاید یہ فلم پاکستان سے جیسے جدہ پہنچی ویسے ہی انڈیا بھی پہنچ گئی ہوگی۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں ندیم کی فلموں نے انڈیا میں راجیش کھنہ کو زندہ کر دیا تھا جبکہ سید نور ہی کی لکھی فلم 'فیصلہ' بھی فریم بائی فریم 'پاپ کی دنیا' کے نام سے اٹھائی جا رہی تھی۔ 'دیوانہ مجھ سا نہیں' کے لیے انڈین پروڈیوسر اور ڈائریکٹر ناصر حسین کے بھتیجے عامر خان کو چُنا گیا جو اُس وقت اپنی پہلی فلم 'قیامت سے قیامت تک' کی شوٹنگ میں مصروف تھے۔ اس فلم میں سنی بن گئے تھے اجے، عینی بنی تھیں انیتا (مادھوری ڈکشٹ)، دوست کا کردار ہیروئن خوشبو نے نبھایا۔ بڑی بہن کے لیے رنجیتا کور جبکہ منگیتر کا کردار رجے نندرا نے ادا کیا۔ 'دیوانہ مجھ سا نہیں' ہو بہو 'بے قرار' کی کاپی لگتی تھی۔ اگر اس فلم میں ایک، دو چیزیں اٹھائی ہوئی ہوتیں تو بات اور ہوتی مگر سکرین پلے، ڈائیلاگ اور یہاں تک کہ گیٹ اپ تک میں انتہائی یکسانیت تھی۔ ہیرو کا صبح اٹھ کر محبوبہ کی تصویروں سے باتیں کرنا، ہیرو کے والدین کی نوک جھونک، بڑی بہن کا ہیروئن پر رعب ڈالنا یہاں تک کہ ہیروئن کو مرعوب کرنے کے طریقے بھی ایک تھے۔ منگنی کی خبر سُن کر عامر خان نے وہی انداز اپنایا جو فلم 'بے قرار' میں فیصل کا تھا البتہ سنی کے آٹھ روز کے الٹی میٹم کے برعکس اجے ایک مہینے کا ٹائم لیتا ہے۔ اس وقت کے فلمی نقادوں کے مطابق عامر خان کی چوٹیں، دیوانہ پن، ماں سے محبت اور دوست سے بے رخی سب بالکل 'بے قرار' کے فیصل جیسا تھا۔ یہاں تک کہ عینک بھی انھوں نے فیصل جیسی ہی استعمال کی تھی۔ فلم 'بے قرار' میں فیصل کی سواری سائیکل تھی۔ فلمساز سعید رضوی کے تخلیق کردہ ناز پان مصالحہ کے اشتہار میں بھی فیصل سائیکل پر ہی آتے نظر آئے۔ سائیکل کے بدلے موٹر سائیکل کے علاوہ 'دیوانہ مجھ سا نہیں' میں کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔ ایک اور فرق یہ تھا کہ 'دیوانہ مجھ سا نہیں' میں خوشبو کے کردار کو پاکستانی فلم 'بے قرار' کے مقابلے میں تھوڑا لمبا کر دیا گیا تھا جبکہ اُن پر ایک گانا بھی فلموایا گیا تھا۔ فلم 'بے قرار' کے گانے بہت ہی عمدہ تھے۔ ریاض الرحمان ساغر کی شاعری اور ایم اشرف کی موسیقی نے کمال کیا تھا۔ سب سے مشہور گیت کی دھن موسیقار میاں شہریار کے صوفی گیت 'بھاری تانے چڑھیاں' سے لی گئی تھی۔ اے نیئر کا 'یار کی گلیوں' اور نور جہاں کا 'سارے لڑکوں کی دھن' میں فوک ٹچ تھا جبکہ ناہید اختر کا 'جادو تیرے پیار نے کیا' مشہور کاؤبوائے فلم 'میکنز اگولڈ' کے ٹائٹل سے لیا گیا۔ انور رفیع کے گیت 'میری وفا میرے وعدے' نے بھی مقبولیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیے تھے۔ باقی گانوں کی موسیقی ایم اشرف کی تھی جو زیادہ تر فوک دھنوں پر مبنی تھے۔ 'بے قرار' میں اے نیئر کی آواز میں 'سب کچھ کہنا یہ مت کہنا، پیچھے آنا چھوڑ دے' بن گیا ادت نرائن کا 'سب کچھ کہنا مگر یہ نہ کہنا کہ میرے پیچھے آنا نہیں۔' 'سارے لڑکوں کی دھن' پہلے 'دیوانہ مجھ سا نہیں' میں چھاپی گئی پھر امیتابھ کی فلم 'انسانیت' میں۔ 'دیوانہ مجھ سا نہیں' سنہ 1989 کے وسط میں تیار ہو گئی تھی مگر اس کا کوئی خریدار نہ تھا۔ عامر خان اور مادھوری ڈکشٹ کی فلم 'دل' کی کامیابی کے بعد اسے جولائی 1990 میں ریلیز کیا گیا مگر ناکامی اس کا مقدر بنی۔ جلدی میں تیار کردہ سکرپٹ، بے جان اداکاری اور کمزور ڈائریکشن اس فلم کو لے ڈوبی۔ مشہور فلم محقق سرفراز فرید نیاش کہتے ہیں کہ 'بے قرار' اُن چند پاکستانی فلموں میں سے ہے جو انڈیا میں کاپی ہوئیں تاہم اس فلم میں فیصل اور بابرہ کی کیمسٹری، عامر خان اور مادھوری میں نظر نہیں آئی۔ انھوں نے کہا کہ حسن عسکری کی یہ پہلی فلم نہیں تھی جو انڈیا میں کاپی ہوئی تھی۔ سید نور کے خیال میں 'انسپیریشن' ہی سے کام چلتا ہے اور کمرشل سنیما میں اس کی تھوڑی گنجائش ہوتی ہے۔ تاہم حیرت کی بات ہے کہ جب انھوں نے اپنی ہی لکھی اس فلم 'بے قرار' کو 2017 میں 'چین آئے ناں' کے نام سے خود بنایا تو وہ فلم کو اس طرح اپ ڈیٹ نہ کر سکے۔ فیصل کی جگہ انھوں نے شہروز سبزواری کو، ہیروئن کے لیے نئی اداکارہ سارش خان اور شیری ملک کے رول کے لیے وحید مراد کے بیٹے عادل مراد کو کاسٹ کیا۔ فلم میں ندیم اور شاہد بھی تھے مگر بڑے نام ہونے سے فلم کامیاب نہیں ہوتی، شاید ڈائریکٹر کا حسن عسکری ہونا ہی ضروری ہو۔

ارجنٹینا کی لوانا جن کی پیدائش بطور لڑکا مگر پرورش اور شناخت ایک لڑکی کے طور پر ہوئی

تم لڑکیوں کے کپڑوں کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہو؟ جب گیبریلا نے یہ سوال اپنے دو سالہ بیٹے مینوئل سے کیا تو بیٹے کا جواب تھا 'میں لڑکی ہوں، میں شہزادی ہوں۔ لوانا۔' لوانا (مینوئل) کی والدہ گیبریلا مانسیلا سنہ 2009 سے اپنی بیٹی کی صنف کی شناخت میں اُس کی مدد کر رہی ہیں۔ والدہ گیبریلا یاد کرتے ہوئے بتاتی ہیں کہ 'وہ وقت جب سب کچھ بدلنا شروع ہوا دراصل وہ لمحہ تھا جب اُس نے نا صرف مجھے یہ بتایا کہ وہ ایک لڑکی ہے، بلکہ یہ بھی کہ اس نے اپنا نام (لوانا) خود منتخب کر لیا ہے۔' اس واقعے کے چند برسوں بعد یعنی سنہ 2013 میں لوانا اپنی شناختی دستاویزات پر اپنا نام تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئیں، وہ شناختی دستاویز جو ووٹ ڈالنے، شادی کرنے اور نوکری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے، یعنی آپ کا شناختی کارڈ۔ حقیقت یہ ہے کہ چھ سال کی عمر میں اپنی جنس تبدیلی اور اس حوالے سے آفیشل سرکاری دستاویز حاصل کر کے لوانا دنیا کی پہلی ٹرانس جینڈر لڑکیوں میں سے ایک بن چکی ہیں جنھیں یہ تمام عمل مکمل کرنے کے لیے عدالتوں کے چکر نہیں لگانا پڑے ہیں۔ مگر اس سارے عمل میں ان کی والدہ کا کردار انتہائی اہم رہا ہے۔ گیبریلا کہتی ہیں کہ 'میں بہت خوفزدہ تھی۔ مگر کسی کو تو یہ کرنا تھا۔'

یہ لوانا کی کہانی ہے۔

'میرا نام لوانا ہے'

گیبریلا مانسیلا کے ہاں سنہ 2007 میں جڑواں لڑکوں کی پیدائش ہوئی تھی۔ لیکن کچھ ہی عرصے بعد ان میں سے ایک کی شناخت لڑکی کے طور پر ہونے لگی۔ گیبریلا وہ وقت یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اُس حوالے سے میری یادیں اتنی خوشگوار یا خوش کن نہیں ہیں کیونکہ لوانا نے بہت دُکھ اٹھائے ہیں۔ ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ جب وہ چھوٹی تھی تو اُس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔ جتنا مجھے یاد پڑتا ہے وہ اُس کے مسلسل رونے کی آوازیں تھیں، وہ سو نہیں پاتی تھی۔ 'صرف دو سال کی عمر میں جب لوانا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں انھیں بات بتانے کے قابل ہوئی تو صورتحال میں کسی حد تک بہتری ہونا شروع ہوئی۔ گیبریلا اپنے آپ کو ملامت کرتی ہے کہ اُس وقت وہ بطور ماں اُس بات کو سمجھنے سے قاصر تھیں جو ان کی بیٹی انھیں بتانا چاہ رہی تھی۔ لوانا کی والدہ 'خاندان کے لیے اُس مشکل مرحلے' کو یاد کرتی ہیں جب اُن کے بیٹے نے اپنی شناخت بطور لڑکی کرنا شروع کی تھی۔ یہ ایک طویل سفر کا آغاز تھا جس میں ڈاکٹروں، ماہر نفسیات اور نیورولوجسٹ سے رابطے شروع ہوئے تاکہ جنس کا تعین ہو سکے اور آہستہ آہستہ یہ سب ان کی زندگی کا حصہ بننے لگا۔ اور اس کے بعد وہ لمحہ آیا جب اس نے کہا کہ 'میرا نام لوانا ہے۔' مگر یہ لمحہ آنے سے 15 برس قبل والدہ گیبریلا نے اپنی بیٹی کو ٹرانس گرل کے طور پر سپورٹ کرنے کے سفر کا آغاز کیا تھا۔ یعنی ایک لڑکی جس کی صنفی شناخت پیدائش کے وقت تفویض کردہ جنس سے میل نہیں کھاتی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ 'مجھے لگتا ہے کہ جس چیز نے ہمیں بچایا وہ صرف لوانا کو سننا اور اسے گلے لگانا تھا۔ میں اپنی بیٹی کے لیے جو محبت محسوس کرتی ہوں، اس نے اس کہانی کو بچایا، کیونکہ میں نے سب کی باتیں سننا چھوڑ دیں اور صرف اسے سننا شروع کر دیا۔' جیسے جیسے لوانا بڑی ہوئیں، گیبریلا نے ان مشکلات کو دیکھا جو ان کی بیٹی کو اس عمل میں درپیش تھیں۔ مثال کے طور پر، جس دن انھوں نے لوانا کو توتو کے ساتھ بیلرینا کا لباس پہنے دیکھا، لیکن سکول میں انھوں نے لوانا کو ایک ڈرامے میں بندر کا کردار ادا کرنے پر مجبور کیا کیونکہ تمام لڑکے بندر کے کردار میں تھے اور لڑکیاں بیلرینا بنی ہوئی تھیں۔ گیبریلا یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اُس نے مجھے بتایا: ماں، میں ایک رقاصہ ہوں کیونکہ میں ایک لڑکی ہوں۔' لیکن سکول میں وہ اب بھی اسے ایک لڑکے کے طور پر دیکھتے تھے۔ جب وہ گھر پہنچی تو لوانا نے اپنا بندر کا لباس اتار کر ایک رقاصہ کا لباس پہن لیا۔ وہ لوانا کے بارے میں کہتی ہیں کہ 'میں نے اسے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔' اس کے علاوہ، گیبریلا کو یاد ہے جب لوانا کو اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ کلینک یا ہسپتال اس کا علاج نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ شناختی دستاویز میں کہا گیا تھا کہ وہ مرد ہے اور لوانا میں پہلے سے ہی خواتین کی صنفی خصوصیات موجود تھیں۔ گیبریلا کہتی ہیں کہ اس نے گلابی سکرٹ پہنی تھی، اس کے بال لمبے ہو گئے تھے۔ 'جب اسے دمہ کا دورہ پڑا تو ایک ماں کے طور پر مجھے لوانا کے پاس آئی ڈی کی ضرورت تھی تاکہ اس کا علاج ہو سکے اور ایمرجنسی روم میں آکسیجن کے بغیر اس کی موت نہ ہو۔' آخر کار کاغذات میں صنفی تبدیلی درج کی گئی۔

دستاویزات میں چیلنج

سنہ 2015 کے وسط میں ارجنٹینا میں اس وقت تبدیلی کا ماحول بنا جب خواتین کی تحریک نے سڑکوں پر مظاہرے کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ ملک کے اداروں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تین سال قبل ارجنٹینا کی سینیٹ نے ایک نئے قانون کی منظوری کا اعلان کیا تھا جس کے تحت لوگ کسی پیشگی طبی طریقہ کار یا جج کی منظوری کے بغیر سرکاری دستاویزات پر اپنا نام اور جنس تبدیل کر سکیں گے۔ اس نئے قانون کو جسے چرچ اور مختلف قدامت پسند سماجی شعبوں کی مخالفت کے باوجود منظور کیا گیا تھا، کا مطلب یہ تھا کہ ٹرانس لوگوں کو اپنے ذاتی شناختی کارڈ پر اپنی جنس تبدیل کرنے کے لیے کسی طبی طریقہ کار کی ضرورت نہیں تھی۔ 'میری بیٹی میری شہزادی' کے نام سے کتاب کی مصنف گیبریلا کہتی ہیں کہ میرے لیے یہ ایک راحت کی بات تھی۔ مجھے اس وقت جس چیز کی ضرورت تھی وہ یہ نہیں تھی کہ لوانا کی شناخت شناختی کارڈ پر ظاہر کی جائے تاکہ یہ تسلیم کیا جا سکے کہ ان کی بیٹی ایک ٹرانس ہے، بلکہ وہ یہ چاہتی تھی تاکہ وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کے قابل ہو سکیں۔ ان کی کتاب پر 2021 میں ایک فلم میں بنی تھی۔ لیکن لوانا کے لیے صورتحال آسان نہیں تھی۔ ملک کی سینیٹ میں یہ قانون منظور ہونے کے بعد گیبریلا نے لوانا کے لیے ایک نئی شناختی دستاویز کی درخواست دینے کا فیصلہ کیا، لیکن یہ عمل ناکام رہا۔ سب سے پہلے، حکام نے اس کی کم عمری کی وجہ سے اس جنسی شناخت کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس وقت لوانا کی عمر صرف پانچ سال تھی۔ لیکن گیبریلا نے ہار نہیں مانی۔ اس وقت انھوں نے ملک میں ٹرانس بچوں کے حقوق کو بڑھانے کے لیے مہم چلانے کا فیصلہ کیا۔ ملک میں ٹرانس جینڈر کے حقوق کے لیے کام کرنے والی ڈیانا ساکیان جیسی پہلی ٹرانس خاتون سے متاثر ہو کر، جو ملک میں نئی شناخت کے سرکاری دستاویزات حاصل کرنے والی پہلی ٹرانس خواتین میں سے ایک تھیں، گیبریلا نے اپنی بیٹی کی قانونی شناخت حاصل کرنے کے لیے ایک سال تک مہم چلائی۔ آخر کار، اکتوبر 2013 میں، گیبریلا کو بیونس آئرس صوبے سے ایک فون کال موصول ہوئی۔ یہ کال انھیں حکام کی جانب سے یہ بتانے کے لیے تھی کہ وہ لوانا کا پیدائشی سرٹیفکیٹ تبدیل کرنے جا رہے ہیں اور وہ اسے اس کی نئی شناخت دینے جا رہے ہیں۔ گیبریلا کہتی ہیں نئے شناختی کارڈ پر لوانا کی شناخت حاصل کرنے کی جنگ سے زیادہ، ہم نے ثقافتی جنگ لڑی۔ ہم ٹرانس بچوں کے حقوق کے لیے ثقافتی جنگ لڑ رہے ہیں۔ جب سے ارجنٹائن میں صنفی شناخت کی تبدیلی کا قانون متعارف کرایا گیا ہے اس کے بعد سے 16,000 سے زیادہ لوگوں نے اپنی جنس تبدیل کی ہے، جن میں 1,500 سے زیادہ نابالغ بھی شامل ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'یہ لوانا کی خواہش تھی۔ میں نے صرف اس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ ایک ایسی لڑائی ہے جس میں میری بیٹی جیت گئی۔'

فیض عام چیریٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے کامیاب تقریری مقابلہ کا انعقاد

لاتور: 23/دسمبر: لاتور ضلع احمد پور کے فیض عام چیریٹیبل ٹرسٹ گزشتہ ۸ سالوں سے سماجی ملی کام انجام دے رہی ہے۔ جیسے خون کے عطیہ کا کیمپ لینا، رمضان کے مہینے میں مستحقِ خاندان کو عید کا سامان کٹ کی شکل میں پہنچانا۔ ہر سال ۱۰ اویں ۱۲ اویں کے مستحقِ طلباء کی بورڈ امتحان کی فیس بھرنا۔ اسی طرح اسکول کو شروعات میں ضرورت مند طلباء کو سالانہ تدریس وسائل فراہم کرنا۔ طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے تقریری مقابلہ کا انعقاد کرنا اور طلباء کے مستقبل کے لیے کیریئر گائیڈینس کا پروگرام لینا اور ضرورت مند بچیوں کی شادی میں امداد کرنا بیماروں کے علاج میں مدد کرنا الحمدللہ یہ کام ٹرسٹ کے ذریعے کام کیے جاتے ہیں الحمدللہ یہ کام صرف اور صرف ٹرسٹ کے اراکین ہی کے امداد سے ہی پورے ہوتے ہیں باہر سے کسی قسم کی کوئی مدد نہیں لی جاتی ہے۔ الحمدللہ سب اراکینِ ٹرسٹ زمی دار ہیں یہ کسی ایک شخص کا کمال نہیں ہے الحمدللہ یہ ایک ٹیم ورک ہے۔ انشا اللہ آئندہ سال سے ان امور کو اور وسعت دینے کی کوشش کی جائیگی۔ الحمدللہ ٹرسٹ کا سالانہ خرچ ۸ لاکھ سے ۱۰ لاکھ روپیے ہے جو صرف اراکینِ ٹرسٹ کے تعاون سے ہی پورا ہوتا ہے، مورخہ 8 ڈسمبر 2024 بروز اتوار احمد پور ضلع لاتور میں فیض عام چیریٹیبل ٹرسٹ احمد پور کی جانب سے بین العل تعلقہ تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ پہلے سیشن میں گروپ A جماعت پنجم تا ہفتم بعنوان * والدین کی عظمت * کے تحت تقریباً 28 مدارس کے طلبہ وطالبات نے حصّہ لیا اس تقریب کی صدارت جناب شیخ واجد عبدالغنی صاحب نے نبھایا۔ اس مقابلہ کے لیے ججس کے فرائض محترم عبدالملک نظامی صاحب، ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب، شیخ علیم اُسرار صاحب (ناندیڑ) نے نبھائے۔ نیز دوسرے گروپ B جماعت ہشتم تا دہم بعنوان * جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ * کے تحت تقریباً 18 مدارس کے طلبہ وطالبات نے حصّہ لیا۔ اس نشست کی صدارت محترم جناب محسن بن حسین بایزید صاحب نے نبھای۔ اس مقابلے کے لیے ججس کے فرائض ناندیڑ سے جناب محمد عبد الودود صاحب، حبیب مسعود علی، مظفر الدین سوداگر نے نبھائے۔ اس مقابلے میں گروپ A اور B سے اول مقام حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے 15000 روپیے نقد، سرٹیفکیٹ اور شیلڈ ٹرافی، مقام دوم کے لیے 12000 روپیے نقد، سرٹیفکیٹ اور شیلڈ ٹرافی مقام سوم کے لیے 10000 نقد، سرٹیفکیٹ اور شیلڈ ٹرافی اور ہر گروپ سے دو طلبہ وطالبات کو ترغیبی انعامات سے نوازا گیا

اے ٹی ایس اور بھیونڈی کرائم برانچ نے 8 بنگلہ دیشیوں کو گرفتار کیا

بھیونڈی سے 15 دنوں میں 18 بنگلہ دیشی شہری گرفتار

بھیونڈی: 23/دسمبر (شارف انصاری):- بھارت میں دراندازی کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اب تک 15 بنگلہ دیشی شہریوں کو بنگلہ دیش سے خفیہ طور پر سرحد عبور کرنے اور بھیونڈی میں غیر قانونی طور پر رہنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) اور بھیونڈی کرائم برانچ نے بھیونڈی میں دو مقامات سے کل آٹھ بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ریاست مہاراشٹر کے ممبئی تھانے یونٹ اے ٹی ایس کو بھیونڈی میں بنگلہ دیشی شہریوں کے چھپے ہونے کی خفیہ اطلاع ملی تھی۔ جس کی بنیاد پر کل دوپہر 12 بجے کے قریب انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) نے کالہیر میں شلپا ہوٹل کے سامنے سوربھ دیسی بار کے قریب سے 4 بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار غیر ملکی شہریوں کے نام سبج مجیب شیخ (30 سال)، حیدر امین الحق شیخ (42)، جمال ظہور شیخ، 42، محمد مرشد دلال شیخ (26) ہیں۔ نارپولی پولیس اسٹیشن میں اے ٹی ایس محکمہ کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر نریش کمار وجے کمار منڈھے کی شکایت پر ہندوستان میں داخلے سے متعلق ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

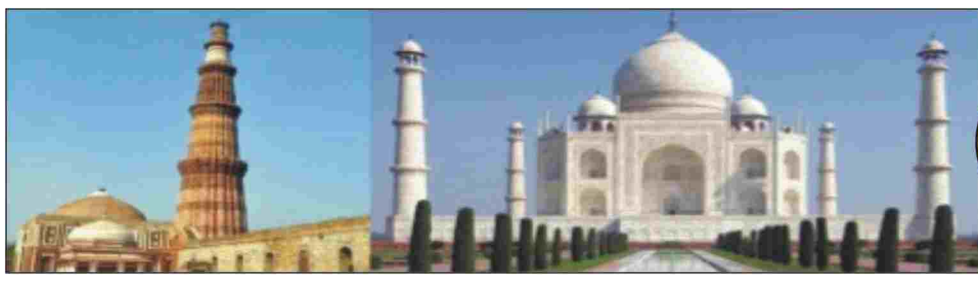

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
24 Dec. 2024

''بیچ سمندر ساحل'' نوجوان شاعر محسن ساحل کے کلام کا پہلا شعری مجموعہ منظر عام پر

محسن ساحل کی شاعری میں جدیدیت اور کلاسیکیت کا حسین امتزاج محسوس ہوتا ہے: ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی

ممبئی: 22 دسمبر (محمد نعیم شیخ) بعنوان "بیچ سمندر ساحل" نوجوان شاعر محسن ساحل کے کلام کا پہلا شعری مجموعہ منظر عام پر آیا۔ رسم اجرا کی اس شاندار تقریب کی میزبانی کے فرائض فاروق سید (مدیر گل بوٹے) نے ادا کیے۔ "بیچ سمندر ساحل" کا اجراء اردو کی معروف ادیبہ و سابق صدر شعبہ اردو ممبئی یونیورسٹی ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اس انتہائی خوبصورت و ادبی تقریب میں ممبئی کے اہم ادبی تنظیموں سے وابستہ خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے اس نوجوان شاعر محسن ساحل کے مجموعہ کلام کو بے ہودگی اور آلودگی سے پاک پایا ہے۔" ان کے کلام میں سلیس مگر معیاری زبان کا استعمال کیا گیا ہے اور ایک شاعر کے گنجینۂ درد و کرب کو خوبصورتی کے ساتھ غزلوں میں ڈھالا گیا ہے۔ مجھے آج اس محفل میں ممبئی کے ادبی مستقبل کی طرف سے اطمینان ہوگیا ہے اور اپنے ان پیارے شاگردوں کو ممبئی کے ادبی افق پر اہم مقام پر فائز دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔ اس تقریب کے صدر خان نوید الحق (اسپیشل آفیسر اردو، بال بھارتی، پونہ) خان نوید الحق نے محسن ساحل کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے اولین شعری مجموعہ کی پذیرائی کرتے ہوئے کتاب کا ایک نسخہ پانچ ہزار روپے کی اعزازی قیمت میں خریدا اور انھیں کے ساتھ ساتھ دیگر گیارہ محبان اردو نے اسی اعزازی قیمت پر محسن ساحل کی کتاب خریدی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعد از ایں عظمی فردوس اور شبانہ شیخ نے محسن ساحل کی لکھی ہوئی حمد اور نعت پیش کی۔ اس اہم ادبی محفل کے میزبان فاروق سید نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ محسن ساحل کی اس کتاب کا اجراء شہر کی کئی اہم ادبی تنظیمیں کرنا چاہتی تھیں مگر میری یہ خوش قسمتی ہے کہ قرعہ میرے نام نکلا۔ نوجوان افسانہ نگار وسیم عقیل شاہ نے محسن ساحل کا شخصی تعارف پیش کرتے ہوئے ان کے تعلیمی و سماجی پس منظر کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ واضح کیا اور ان کے ادبی سفر کی روداد کو مختصرا بیان کیا۔ فرید احمد خان (صدر اردو کارواں) نے پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اردو کارواں کے آٹھ سالہ کامیابی کے سفر میں محسن ساحل کا نمایاں اور کلیدی کردار رہا ہے اور اردو کارواں کی پوری ٹیم ان کی ادبی زندگی کے اس سنگ میل کو پار کرنے پر دلی مبارک باد پیش کرتی ہے۔ مہمان خصوصی حامد اقبال صدیقی نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ محسن ساحل کے کلام میں بے معنی و بے ہنگم الفاظ کا استعمال نہیں ہے کہ جس کا شکار ہماری بیشتر نوجوان شعراء کی نسل ہو چکی ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ مشاعرہ پڑھنے کے چکر میں انتہائی سطحی قسم کے کلام پیش کر کے داد و تحسین بٹور رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ مشاعروں کو ان کے تسلط سے نکالا جائے اور ان کے شاندار ماضی کو بحال کیا جائے۔ ڈاکٹر قاسم امام نے جہاں ایک طرف انہوں نے محسن ساحل کی شاعری پر بات کی دوسری طرف انہوں نے اس بات کا بھی احاطہ کیا کہ محسن ساحل محض شاعری یا غزلوں کو رقم کرنے تک ادب کی آبیاری نہیں کر رہے ہیں بلکہ اردو کارواں اور دیگر ادبی تقریبات میں شرکت کر کے اپنے سماجی فرائض کو بھی انجام دے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مختصر وقت میں وہ اپنی ایک منفرد شناخت بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جاوید انصاری (صدر اردو یونین ممبئی) نے محسن ساحل کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی خدمت میں پانچ ہزار روپیوں کا چیک اعزازی طور پر پیش کیا۔ معروف گلوکارہ شبانہ شیخ اور اشرف شیخ نے محسن ساحل کی لکھی ہوئی غزلوں کو اپنی خوبصورت آواز میں پیش کر کے محفل کو خوبصورت اور یادگار بنا دیا۔ شہر ممبئی کے اہم شعرا جن میں قاسم ندیم، ڈاکٹر ذاکر خان ذاکر، تبسم ناڈکر، اعجاز ہندی، تابش رامپور، مقصود آفاق وغیرہ شامل تھے اور اساتذہ کی تنظیموں کے نمائندے جن میں عبدالحلیم سر، شریف سر وغیرہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ کئی پرنسپل سابق پرنسپل اور اساتذہ اور محبان اردو شامل تھے۔ پروگرام میں سبھی مہمانوں کی تہنیت کی گئی اور اسلام جم خانہ کے صدر ایڈوکیٹ یوسف ابرانی اور ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کی خاص طور پر صدر اردو کارواں کی جانب سے مومینٹو پیش کر تہنیت کی گئی۔ اس محفل کی نظامت انتہائی خوبصورت اور دل پذیر انداز میں خالد سر نے کی، رسم شکریہ فرید احمد خان نے ادا کی۔

رئیس ہائی اسکول بھیونڈی کے 65 ویں آل مہاراشٹر اردو تقریری مقابلے کا شاندار انعقاد

بھیونڈی: 23 دسمبر (شارف انصاری):- سنیچر 21 دسمبر 2024 کو رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی کا 65 واں آل مہاراشٹر بین المدارس اردو تقریری مقابلے کا انعقاد سہ پہر تین بجے اسکول گراونڈ پر ہوا۔ اس اہم مقابلے کا اہالیانِ بھیونڈی اور محبانِ اردو کو شدت سے انتظار رہتا ہے جس میں بھیونڈی، ممبئی، ممبرا، ناسک، مالیگاؤں، دھولیہ، کولہا پور، بلڈھانہ، رائے گڑھ اور قرب و جوار کے اسکولوں کے طلبہ و طالبات شریک ہو کر اپنے فن خطابت کا اظہار کرتے ہیں نیز اپنی بے ساختہ تقریروں سے سامعین کا دل جیت لیتے ہیں۔ امسال بھی 35 اسکولوں سے طلبہ شریک ہوئے۔ صبح 9 بجے دو گروپ میں ابتدائی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ گروپ الف کا مقابلہ جناب سروش عبداللہ بھورے کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس مقابلے کے جج تھے جناب مومن ریاض احمد، جناب ڈاکٹر ابوسعد اعجاز، جناب اقبال احمد انصاری اور گروپ ب کا مقابلہ مولانا مطیع الحق خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جج تھے جناب عبدالرؤف شیخ، جناب عبدالمجید انصاری، اور خالد عبدالقیوم انصاری۔ دونوں گروپ کے ججوں نے دس، دس بہترین مقررین کا انتخاب حتمی مقابلے کے لیے کیا۔ حتمی مقابلہ منتخب 20 طلبہ کے بیچ اسکول گراونڈ پر سہ پہر تین بجے منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں مہمانِ خاص کی حیثیت سے منیجنگ ڈائریکٹر مولانا آزاد مائناریٹیز فائنانشیل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹیڈ ممبئی کے جناب غفار مخدوم موجود تھے۔ مہمان اعزازی کے طور انجینئر علیم عبدالقادر فوزی (فوزی اسوسی ایٹس) شامل ہوئے۔ مہمانان کے طور پر انجینئر دراج کا منکر، جناب اسلم پرویز (ڈرامہ نگار)، عبداللہ خان (سبک دوش صدر معلم) اور جناب شاداب رشید (مدیر نیا ورق، افسانہ نگار) موجود رہے۔ جناب اسلم پرویز، جناب عبداللہ خان اور جناب شاداب رشید نے فائنل مقابلے میں جج کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اس موقع پر کے ایم ای سوسائٹی کے نائب صدر ایڈوکیٹ یاسین مومن، سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، عبدالباسط پٹیل، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، و دیگر عہدے داران و اراکین سوسائٹی نے پروگرام کو رونق بخشی۔ ججوں کے فیصلے کے مطابق نیشنل اردو ہائی اسکول دھولیہ کے طالب علم عبداللہ مبین احمد کو اول انعام، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بھیونڈی کے طالب علم مومن محمد عمر محمد آصف کو دوم، پٹیل ہائی اسکول ممبرا، تھانے کی طالبہ انصاری امیمہ ماجد کو سوم انعام، اے ٹی ٹی ہائی اسکول مالیگاؤں کے طالب علم مومن عبدالرحمان وسیم اختر کو چہارم انعام اور مومن گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ خان زینب محمد ظفر کو پنجم انعام کا حق دار قرار دیا گیا اور مہمانان کے ہاتھوں انعامات دیے گئے۔ علاوہ ازیں پانچ حوصلہ افزائی کے انعامات بالترتیب انصاری صافیہ گرلز ہائی اسکول کی طالبہ شیخ زینب عمر، رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کے طالب علم شیخ حسنین عمر، ہارون انصاری اردو ہائی اسکول مالیگاؤں کے شہیر انصر شہزاد عامر مومن، نیو نیشنل اردو ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ انصاری امینہ محمد طارق، ڈاکٹر علامہ اقبال اردو ہائی اسکول کرندواڑ، کولہا پور کی طالبہ آسیہ فیروز ملا کو دیے گئے۔ اس کے علاوہ بہترین مقرر، بہترین مقررہ اور بہترین مصنف کا بھی انعام دیا گیا۔ اس موقع پر خواتین و حضرات کی ایک بڑی تعداد مقابلے کے آغاز سے اختتام تک ان تقریروں سے محظوظ ہوتی رہی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک و ترجمے سے ہوا۔ یاسر تاتلی نے افتتاحی کلیمات ادا کئے اور مہمانوں کا تعارف و استقبال کیا۔ پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مہمانِ خاص غفار مخدوم نے اپنے خطاب میں مقرر طلبہ اور ان کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ کی خصوصی ستائش کی نیز مولانا آزاد مائناریٹیز فائنانشیل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی کارگزاریوں کی تفصیلی معلومات فراہم کی۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ یاسین مومن اور دانیال قاضی نے بھی خطاب کرتے ہوئے پروگرام کو انتہائی کامیاب بتاتے ہوئے رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کے پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری اور ان کی ٹیم کو شاندار پروگرام کی پیش کش پر مبارک باد پیش کی۔ جج حضرات نے طلبہ کی بیباکی اور اندازِ بیان کو بے حد سراہا اور ان کی تیاری میں اساتذہ کے رول کو اہم بتایا نیز ان کی پر خلوص محنت پر مبارک باد پیش کی۔ جناب شاداب رشید نے نتائج کا اعلان کیا۔ جلسے کے دوران صادق انصاری کی ہدایت کاری میں رئیس ہائی اسکول کی بنائی شارٹ فلم خسرو کی پہیلی دیکھائی گئی۔ اس پروگرام کی نظامت اسکول کے اساتذہ شمیم اقبال مومن اور عامر اصغر قریشی نے بہ حسن و خوبی انجام دی۔ اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو نے مہمانان اور شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں تمام اسٹاف کے ساتھ IT ٹیم کا تعاون شامل رہا۔ یہ مقابلہ براہِ راست نشر کیا گیا تھا۔ تقریب کا اختتام راشٹر گان پر ہوا۔

جی آئی او چکھلی کے زیر اہتمام دو روزہ چلڈرن فیسٹول کا انعقاد

چکھلی ضلع بلڈانہ۔ 23 دسمبر (ذوالقرنین احمد) جی آئی او اور سی آئی سی کی جانب سے مقام مدرسہ عمر فاروقؓ چکھلی میں 14 اور 15 دسمبر کو اڑان چلڈرن فیسٹیول میں مختلف مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا جس میں قرأت مقابلہ، ڈرائنگ مقابلہ، لیموچمچہ مقابلے، خوش خطی مقابلہ، میوزک چیئر، بلونز گیم، حمد نعت کمپٹیشن لیے گئے دو روزہ پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فیسٹیول میں کثیر تعداد میں بچے سی آئی سی کا حصہ بنے جو بچوں کی چلڈرن اسلامک سرکل تنظیم ہے ہم جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کی نازک کلیوں کی پوشید صلاحیتوں کو پروان چڑھا کر انھیں خوبصورت پھول کی شکل دینے اور CIC (چلڈرن اسلامک سرکل) سے جوڑنے کی غرض سے چلڈرن فیسٹیول کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف سرگرمیوں میں بچوں نے حصہ لیا جس کے نتائج اور انعامات کی تقسیم کے لیے 22 دسمبر کو کنونیشن ڈے کا انعقاد کیا گیا، سیکریٹری سی آئی سی، جی آئی او نارتھ زون مہاراشٹرا، سرکل آرگنائزر، سسٹر مدیحہ رفعت نے G I O، CIC اور فیسٹیول کا تعارف پیش کیا۔ (بعنوان: انہی ذروں کو چمکا کر ہمیں خورشید کرنا ہے)* اس عنوان کے تحت محترم مجاہد قریشی صاحب امیر مقامی بلڈانہ، سابق ناظم ضلع بلڈانہ نے بہت بہترین انداز میں بچیوں اور خواتین کی رہنمائی فرمائی تعلیم، گھر، صلاحیت، اور نسلوں کی تربیت پر گفتگو کی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام مقابلہ جات میں اوّل، دوّم، سوّم آنے والی طالبات کو سرٹیفکیٹ اور انعامات سے نوازا گیا الحمدُ اللہ پروگرام میں تقریباً 300 بچیوں اور خواتین نے شرکت کی پروگرام بہت کامیاب رہا اللہ تمام کی کوششوں کو قبول فرمائے اور اُن بچیوں کو دین کا داعی بنائے۔

جامعۃ الرضا فاطمۃ الزہراء اون سورت، گجرات میں خطاطی ورکشاپ و نمائش کامیابی سے ہمکنار

سورت: 23 دسمبر: پریس ریلیز:- جامعۃ الرضا فاطمۃ الزہرا، سنجر نگر، اون پاٹیا، اُدھنا، سورت، گجرات۔ میں ۲۲ دسمبر ۲۰۲۴ء بروز اتوار "خطاطی ورکشاپ و نمائش" کامیابی سے ہمکنار ہوئی- جس میں شہر عزیز مالیگاؤں سے بطور گیسٹ لیکچرار، تربیتی رہنما و ممتحن کے فرائض معروف خطاط "گل ایوبی" اور "رضوان ربانی" صاحبان نے انجام دیے- صبح ۱۰ بجے جامعہ میں رضوان ربانی سر نے تعارفی، تحریکی و ترغیبی خطاب دیا- بعد ازاں گل ایوبی صاحب نے خطاطی ورکشاپ لیا اور اس فن کی باریکیوں سے طالبات کو روشناس کیا اور اپنے فن پاروں کو پیش کیا- بعد ازاں جامعہ کی طالبات کے درمیان سہ پہر 4 بجے تا شام 6 بجے خوش نویسی مقابلے کا انعقاد ہوا- اس ورکشاپ و نمائش کی صدارت کے فرائض جامعہ کے ناظم اعلیٰ حافظ "عبدالقادر اشرفی" دامت برکاتہم نے فرمائی- آپ نے دونوں صاحبان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، تحائف سے نوازا اور بھر پور مہمان نوازی کی- ہر دو تقاریب میں جامعہ کی انتظامیہ کے اراکین و اسٹاف ممبران بالخصوص معلمہ ام کلثوم صاحبہ نے بھر پور تعاون کیا- گل ایوبی و رضوان ربانی صاحبان کے جامعہ کے دورے کی خبر شوشل میڈیا و اخبارات کے توسط سے مشتہر ہونے پر دونوں صاحبان کے سورت پہنچنے سے پہلے ہی لندن (یو کے) سے مولانا نیاز احمد مالیگ اور محمد میاں مالیگ کا سلام منتظمین تک پہنچ چکا تھا- اُسکے علاوہ بھی بیشتر افراد نے نیک خواہشات کا اظہار کیا- جامعہ کے صدر و اراکین، اسٹاف ممبران و طالبات نے دستار بندی کی تقریب میں بھی شرکت کی گزارش کی- ایسی اطلاع جامعۃ الرضا فاطمۃ الزہرا، سنجر نگر، اون پاٹیا، اُدھنا، سورت، گجرات کے شعبہ نشر و اشاعت نے دی ہے-

وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ

وزیر داخلہ عوام سے معافی مانگ کر فوری طور پر استعفیٰ دیں: نسیم خان

ممبئی: 23 دسمبر: شمال وسطی ممبئی کے چاندیولی اسمبلی حلقے میں سابق وزیر اور مہاراشٹر پردیش کانگریس کے ورکنگ صدر محمد عارف (نسیم) خان کی قیادت میں بھیم آرمی اور مختلف سماجی تنظیموں کے لوگوں نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یہ احتجاجی مظاہرہ لوک سبھا میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے بارے میں وزیر داخلہ کے متنازعہ اور توہین آمیز بیان کے خلاف تھا۔ یہ احتجاجی مظاہرہ ساکی ناکہ کے پینینسولا ہوٹل سے شروع ہوا اور زوردار نعروں کے ساتھ چاندیولی میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے پر پھولوں کی مالا چڑھانے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرے کے اختتام پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے نسیم خان نے کہا کہ لوک سبھا میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے خلاف بیان دینے والے امت شاہ کو عوام کے سامنے معافی مانگنی چاہیے اور فوری طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد ملک بھر میں خاص طور پر مہاراشٹر میں دلت اور پسماندہ طبقات کے خلاف مظالم میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نسیم خان نے کہا کہ چاہے وہ مہاراشٹر کے پربھنی اور بیڑ میں ہونے والے واقعات ہوں یا ممبئی کے پوائی کے جے بھیم نگر میں پسماندہ طبقے کے خاندانوں کو بے گھر کرنے کے واقعات ہوں، ایسے متعدد واقعات پورے ملک میں ہو رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت اور ان کے لیڈر مختلف سماجی طبقات کے خلاف بیانات دے کر سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے آئین کی بدولت آج ملک کی 140 کروڑ عوام کو جمہوری نظام کے تحت زندگی گزارنے کا حق ملا ہے۔ لیکن اگر بی جے پی اور ان کے لیڈر ایسے بیانات دے کر سماج میں تفریق پیدا کریں گے تو عوام اسے ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ ہم ایسی حکومت اور ان کے لیڈروں کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ اس احتجاجی مظاہرے میں متعدد سماجی و سیاسی شخصیات کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ ان میں سادو کٹکے، پرکاش بھیڈے، گوتم ساولے، شنکر واگھ، یوگیراج بھوسلے، کمار کامبلے، وجیر ملا، بھرت سنگھ، شہزاد شیخ، منوج تیواری، ریاض ملا، سنجے اپادھیائے، مرتضیٰ انصاری، آکاش باگلے، انیل لونڈھے، اور دیگر شامل تھے۔ خواتین کی بڑی تعداد بھی احتجاج میں موجود تھی جن میں سولوچنا مہالسنگھ، کمرونسا شیخ، فریدہ شیخ، رادھیکا پوار، اور دیگر شامل تھیں۔

الوداعی تقریب مشاعرہ، شاعر پاکستان المحترم سہیل ثاقب صاحب مدظلہ

نقاش نائطی: 23 دسمبر (نائب ایڈیٹر اسٹار نیوز دہلی) اس پر آشوب انگریزی زبان طرف دوڑتے، مسلم امہ رجحان پس منظر میں بھی، کچھ شعر و ادب سے تعلق رکھنے والے اردو کے دیوانوں نے، سابقہ کئی سالوں سے، بزم یاران سخن نام سے، اردو سے نابلد کچھ عصری تعلیم یافتہ نوجوانوں میں، اپنی مادری زبان "اردو" سے ہم آہنگی، محبت الفت قائم رکھنے کی کوشش، جو شروع کی تھیں۔ اس کا پھل کل ۲۰ دسمبر بروز جمعہ، شب بعد العشاء الخبر کے اپسرا ہوٹل ہال میں سابقہ ۵۰ سالوں سے مصروف معاش مشہور پاکستانی بزرگ شاعر المحترم سہیل ثاقب صاحب کی، مملکت سے اپنے ملک پاکستان، دائمی ہجرت فیصلہ بعد، انکے اعزاز میں رکھی الوداعی تقریب مشاعرہ میں، تادم آخر دلچسپ مزاحیہ انداز، اظہار تشکر تک، سامعین کا پر جوش داد دیتا انداز، اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ، ابھی نسل نو میں، اردو ادب سے رجحان ماورائی باوجود، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، بزم یاران سخن جیسے، اردو ادب اداروں کی کوششیں ہی کافی ہیں اعلی انگریزی تعلیم یافتہ نسل نو کو، اردو ادب سے جوڑے رکھنے کے لئے۔ الخبر وقوع پزیر اس محفل مشاعرہ نے، دیار ریگزار پیٹرو ڈالر، مملکت سعودی عربیہ نصف صد سال قبل، اپنے وطن سے ہزاروں میل دور، فکر معاش آئے ہند و پاک ہم لوگوں میں، ان ایام یہاں مصروف معاش، اس وقت کے نامور ہند و پاک استاد شعرآء کرام، المحترم مرحوم ذکاء صدیقی صاحب علیہ الرحمہ، محترم استاد عبدالرحمن صاحب باطن علیہ الرحمہ، محترمہ مرحومہ قدسیہ لالی صاحبہ علیہ الرحمہ، المحترم یونس اعجاز صاحب شاعر پاکستان ساکن امریکہ، محترمہ ریحانہ روحی باجی صاحبہ سمیت دوسرے انیک بیسیوں ہند و پاک شعرام کرام کے ساتھ، سجتی سنورتی گھریلو مشاعرہ محفلوں نے، شعر و شاعری سے نابلد، علمی گھرانے کے چشم و چراغ، مملکت، پیٹرو ڈالر کمانے آئے، سہیل ثاقب کو، بقول انکے مرحوم ذکاء صدیقی علیہ الرحمہ کی تلمیذی نے، آج انہیں ھند و پاک کے معتبر استاد شعرا کی صف میں کھڑا ہونے کا موقع دیا ہے۔ محترم مرحوم سعید منتظر صاحب علیہ الرحمہ، محترم وجاہت فاروقی صاحب علیہ الرحمہ سمیت، اردو ادب سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی شعرآء کرام و والیان اردو ادب، اپنے مالک حقیقی کی طرف پرواز کئے جا چکے ہیں اللہ پاک سے دعا ہے، کہ انکی قبر کو باد نسیم جنت سے سرشار کردے اور جو ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان سے آگہی دین اسلام خوب تر کام لے۔ آج کی اس محفل مشاعرہ میں، تین دہے قبل والی ادبی گرمی سرگرمیوں کی یادیں جہاں خوب تر تازہ دم کی گئیں وہیں، کسی بچے ہی سے قرآن خوانی محفل شروع کرتے اسلوب سے ہٹ کر، پورے اداب و اقدار لحن داودی کے ساتھ قرآت قرآنی نیز، اپنے خوش گلو آواز سے سامعین کو جھومنے مجبور کرتے المحترم ابوشارق کی نعت گوئی کے ساتھ شروع ہوئی محفل ادب، المحترم ضیاء الرحمن صدیقی وقار کی خوبصورت نظامت اور المحترم جناب منصور شاہ قادری کے اردو ادب گوہر نایاب حروف، تزین کئے، عجلہ عروسی الوداعی تقریب مسند پر براجمان، مشہور شاعر المحترم سہیل ثاقب صاحب کی شان قصیدہ گوئی کرتے، استقبالیہ کلمات بعد، تین دہے قبل والے شاعر، المحترم جناب رفیق اکولوی صاحب، مشہور پاکستانی شاعر اویس ناز صاحب، سعودی عرب کے مشہور ٹوسٹ ماسٹر ٹریز، المحترم جناب آصف اختر صاحب، المحترم مسعود جمال صاحب، محترمہ غزالہ کامرانی غزل صاحبہ، نئی نسل کے عصری تعلیم یافتہ المحترم جناب اقبال اسلم بدر صاحب اور سعودیوں کو انگریزی سکھانے پر معمور، پاکستانی خوش گلو غزل گو شاعر المحترم پروفیسر آصف خان صاحب اور اپنے طنز و مزاح سے اردو شائقین منطقہ شرقیہ کو سابقہ کئی دہائیوں سے اپنے درد دکھ فراموش کئے، ہنسنے مسکرانے پر مجبور کرنے والے شاعر دکن، المحترم سلیم حسرت صاحب پر مشتمل یہ محفل مشاعرہ، تقریب الوداعی تادیر یاد رکھی جائیگی۔ انشاءاللہ۔ اپنے وطن عزیز سے ہزاروں میل دور، ریگزار عرب میں، ہم اردو ادب متوالوں کو، ایسی ادبی محافل، اپنے درد غم بھلائے، آپنی آل اولاد کے مستقبل کو بہتر از بہتر بنانے، ہمیں صدا شادمان رکھتی ہیں۔ وما التوفیق الا باللہ

روٹی بینک، آکولہ کے زیر اہتمام آنکھوں کی جانچ اور موتیا بند آپریشن کے کیمپ کا کامیاب انعقاد

اکولہ: (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ شہر کی مشہور سماجی تنظیم روٹی بینک (فلائنگ کلرس فاؤنڈیشن) غریب اور ضرورت مند لوگوں کے لیے مختلف شعبوں میں سماجی کام کر رہی ہے۔ جہاں ایک طرف ضرورت مندوں کو کھانا فراہم کرنے کا کام کیا جاتا ہے وہیں دوسری طرف میڈیکل ریلیف سینٹر کی جانب سے طبی امداد کی کوششیں جاری ہیں اسی تناظر میں آج 22 دسمبر 2024 کو مقامی خواجہ غریب نواز اردو اسکول، بھگت واڑی میں آنکھوں کا معائنہ کیمپ منعقد کیا گیا جس میں ماہر امراض چشم ڈاکٹر مرتضیٰ حسین اور ان کی ٹیم نے آنے والے تمام مریضوں کا معائنہ کیا۔ آپٹومیٹرسٹ ڈاکٹر ورشا میڈم نے مشین سے چشمے کے نمبر نکالے اور ضرورت مند مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئی۔ اس موقع پر ایک پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا جس کا آغاز ریاض خان کی تلاوت قرآن سے ہوا- تنظیم کے صدر ڈاکٹر زبیر ندیم نے تنظیم کی جانب سے کئے جانے والے مختلف کاموں کی رپورٹ پیش کی اور مہمانان کا استقبال کیا -اسکول کے سکریٹری محمد فاروق سر کی صدارت میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں ڈاکٹر مرتضیٰ حسین (ماہر امراض چشم)، ڈاکٹر فیضان خان (ایم بی بی ایس)، ڈاکٹر ورشا چوٹمل، سینئر صحافی شوکت علی میر صاحب، مصطفی پہلوان، فضلو پہلوان، سردار خان اور فیضان لیڈر بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔

یوواسنگم کا مقصد ملکی تاریخ و ثقافت سے نوجوانوں کو جوڑنا

اردو یونیورسٹی سے ریاست تلنگانہ کے 50 طلبہ کا وفد ہماچل پردیش روانہ

حیدر آباد، 23 دسمبر (پریس نوٹ) طلبہ کے تبادلہ کے پروگرام یوواسنگم کا مقصد نوجوانوں کو محض سیاحت کروانا نہیں بلکہ اس کے ذریعہ ملکی تاریخ، ثقافت اور کامیابیوں سے روشناس کروانا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر پی فضل الرحمن، وائس چانسلر انچارج، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے کیا۔ وہ کل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام ریاست تلنگانہ کے 50 طلبہ اور نوجوانوں پر مشتمل وفد کے دورے ہماچل پردیش کو روانگی سے قبل منعقدہ پروگرام کو مخاطب کر رہے تھے۔ تلنگانہ کے طلبہ کا یہ وفد این آئی ٹی، ہمیر پور، ہماچل پردیش جا رہا ہے۔ ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے تحت شروع کی گئی پہل یوواسنگم جس میں تلنگانہ کو ہماچل پردیش سے جوڑا گیا۔ اسی کے پانچویں مرحلہ کے تحت تلنگانہ کا یہ وفد این آئی ٹی ہمیر پور کے لیے روانہ ہوا۔ پروفیسر رحمن نے کہا کہ ہماچل پردیش کے متنوع مناظر، روایات اور ترقی کے از خود تجربات سے طلبہ مختلف کو ملک کے خطوں کے احترام اور ان سے استفادہ کی خواہش پیدا ہوگی۔ یوواسنگم پروگرام کے پانچویں مرحلہ میں حصہ لینے والے طلبہ کا تعلق تلنگانہ بھر کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے ہے۔ ہماچل پردیش میں ان طلبہ کا 7 روزہ قیام امید ہے کہ انہیں انوکھا تجربہ فراہم کرے گا۔ جس سے ان میں ثقافتی، تکنیکی اور سماجی تعامل کی بصیرت کو فروغ ملے گا۔ یوواسنگم، وزارت تعلیم کی جانب سے انتہائی احتیاط سے ڈیزائن کیا گیا یہ پروگرام پانچ اہم باتوں پر مرکوز ہے: پریٹن (سیاحت)، پرمپرا (روایت)، پرگتی (ترقی)، پارسپرک سمپرک (عوام سے رابطہ)، اور پروڈیوگیکی (ٹیکنالوجی)۔ پروفیسر محمد فریاد، ڈین و صدر شعبۂ ماس کمیونکیشن و جرنلزم جو یوواسنگم پروگرام میں مانو کی جانب سے نوڈل آفیسر ہیں نے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن کا پیام سنایا۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ مقامی عوامی گروہوں کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہوں، ان کے تجربات سے استفادہ کریں اور ثقافتی تبادلے میں بامعنی حصہ لیں۔ اس موقع پر بحیثیت مہمان محترمہ نندنی اگاسرا موجود تھیں۔ محترمہ اگاسرا جو ایشین گیمز کی برانز میڈلسٹ اتھلیٹ ہیں انہوں نے یوواسنگم کے پروگرام کے متعلق بتایا کہ یہ ایک منفرد پہل ہے جس سے ہندوستان کے نوجوانوں کو ملک کے متنوع ورثے کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد ملے گی جس کے ذریعہ سے نوجوان ملک کی ترقی میں نمایاں خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ معراج احمد، جو اسسٹنٹ نوڈل آفیسر ہیں نے پروگرام کی کثیر جہتی نوعیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

سماج کے حاشیئے پر رہ رہے بچے پہنچیں ریلائنس کے ہمیلز ونڈر لینڈ کی سپنوں کی دنیا میں

ریلائنس کے 'ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس فار آرل (ای ایس اے) پروگرام کے تحت ہے ہمیلز ونڈر لینڈ کے دروازے پسماندہ بچوں کیلئے کھلے

ای ایس اے کا مقصد سماج کے ہر طبقے کے بچوں کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا ہے

بچوں نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا اور ونتارا کے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کے بارے میں سیکھا

ممبئی، 23 دسمبر 2024۔ جیو کے ہیملیز ونڈر لینڈ میں بچوں کے قہقہوں سے ماحول خوشگوار ہوگیا۔ ریلائنس فاؤنڈیشن کے ای ایس اے ڈے پر پسماندہ سماج کے تقریباً 1,000 بچے خوابوں کی اس دنیا کا حصہ بنے۔ بچوں نے جھولوں، کھیلوں اور دیگر تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لے کر خوب لطف اٹھایا۔ ان بچوں کو ہیملیز کے ونڈر لینڈ میں لانے میں، سماجی تنظیموں کا تعاون تھا جو ریلائنس کے ای ایس اے پروگرام سے وابستہ ہیں۔ ریلائنس کے رضا کار بچوں کی مسلسل دیکھ بھال کر رہے تھے اور انہیں کہانی، کلا، خوشی مہم میں حصہ لینے کے لیے ترغیب دے رہے تھے۔ اس مہم کے ذریعے بچوں کو ہندوستان کے عظیم ہیروز کی کہانیوں سے متعارف کرایا گیا۔ جیو ورلڈ گارڈن میں، جیو اور اجمیرا ریئلٹی کی طرف سے پیش کردہ ہیملیز ونڈر لینڈ نے مشترکہ طور پر بچوں کے لیے مانسٹر رائڈ، ہیملیز کا گاؤں، ہانٹیڈ سرکس اور بڑے جھولوں کے لیے متعدد تفریحی اور تعلیمی سرگرمیاں تخلیق کیں۔ اس سال ونتارا نے اپنا اسٹال بھی لگایا، جہاں بچوں نے زخمی جانوروں اور پرندوں کی مدد کرنے کا طریقہ سیکھا۔ ونتارا میں رینجرز نے بتایا کہ کس طرح زخمی جانوروں کو ونتارا لایا جاتا ہے، ان کا علاج کیا جاتا ہے اور انہیں فطرت میں صحت مند زندگی گزارنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ بچوں کو یہ بھی بتایا گیا کہ وہ خود بھی جانوروں اور پرندوں کے تحفظ میں اپنا حصہ کیسے ڈال سکتے ہیں۔ ہر بچے کو ونتارا سے کھلونے اور معلومات فراہم کی گئیں، جسے ریلائنس فاؤنڈیشن نے اکٹھا کیا تھا۔ ریلائنس فاؤنڈیشن کا یہ اقدام بچوں کو کھیلوں کے ذریعے سکھانے کی کوشش ہے کہ وہ نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ معاشرے کو مزید خوبصورت بنانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔

کھوپٹ بس ڈپو کا معائنہ: وزیر ٹرانسپورٹ سرنائیک کا ایکشن موڈ

بہتر سہولیات کے لیے فوری اقدامات کا حکم

تھانے: 23 دسمبر (آفتاب شیخ) ریاستی کابینہ کے حالیہ تقسیم کار میں تھانے اوولا ماجیواڑہ اسمبلی حلقے کے سینئر رکن اسمبلی پرتاپ سرنائیک کو وزیر ٹرانسپورٹ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلے ہی دن، وزیر سرنائیک نے فعال رویہ اپناتے ہوئے اتوار کی صبح کھوپٹ بس ڈپو کا دورہ کیا اور وہاں کی حالت زار کا تفصیلی جائزہ لیا۔

امت مسلمہ نے دنیا کو علم الجبراء سے روشناس کیا

اقراء اردو ہائی اسکول تونڈاپور میں یوم ریاضی کے موقع پر تاثرات

جلگاؤں: 23 دسمبر (عقیل خان بیاولی) اقراء ایجوکیشن سوسایٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام اقراء اردو ہائی اسکول تونڈاپور میں ۲۲ دسمبر "یوم ریاض" بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا علم ریاضی مضمون کے معلم عقیل احمد نے ابتدائی اغراض و مقاصد و ۲۲ دسمبر یوم علم حساب کا تاریخی خاکہ بیان کیا وہیں جماعت ہشتم تا دہم کے طلبہ نے تقاریر، عملی سرگرمیوں و مختلف ڈراموں کے ذریعے علم حساب کی روزمرہ زندگی میں اہمیت و افادیت کو واضح کیا نیز انتہائی مشکل ترین سمجھے جانے والے مضمون کو عملی طور پر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ مضمون انتہائی دلچسپ نیز فہم و ادراک سے مالا مال ہے اسکول میں منعقدہ اس سرگرمی پر صدر سوسائٹی الحاج عبدالکریم سالار نے فرط مسرت کا اظہار کیا و عملے کو دلی مبارکبادی پیش کی موصوف نے اپنے پیغام میں کہا کہ طلباء کے لحاظ سے مشکل اور خشک سمجھے جانے والے مضمون علم ریاضی کو امت مسلمہ نے دنیا کو روشناس کیا معروف مسلم ریاضی دانوں نے اسے دلچسپی سے مالا مال کر دیا۔

سومناتھ سوریہ ونشی کے قتل کے ذمہ دار پولیس افسران کو سخت سزا ملنی چاہیے: راہل گاندھی

قائد اپوزشن نے پربھنی میں سومناتھ اور وجے واکوڈے کے خاندانوں سے ملاقات کر کے انہیں تسلی دی

پربھنی: 23/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) پربھنی کے نوجوان سومناتھ سوریہ ونشی کو دلت ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔ لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے اس واقعے پر شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس حراست میں سوریہ ونشی کے قتل کے ذمہ دار افسران کو جلد از جلد سخت سزا دی جانی چاہیے۔ راہل گاندھی نے پیر کے روز پربھنی میں سومناتھ سوریہ ونشی کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے اس واقعے کی تفصیلات جانیں اور خاندان کو یقین دلایا کہ انہیں انصاف فراہم کیا جائے گا۔ اہل خانہ سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ سومناتھ سوریہ ونشی کی موت پولیس حراست میں ہونے والی مار پیٹ کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قتل میں ملوث افراد کو سخت سزا دی جانی چاہیے۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ وزیراعلیٰ نے اسمبلی میں اس معاملے پر غلط معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے اس قتل کے لیے دیویندر فڑنویس کو بھی برابر کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کا نظریہ آئین کو ختم کرنے کی ہے، لیکن ہم اس مسئلے پر سیاست نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری صرف یہی مانگ ہے کہ سوریہونشی کے خاندان کو انصاف ملے۔ راہل گاندھی نے سوریہ ونشی کے خاندان سے ملاقات کے بعد وجے واکوڈے کے خاندان سے بھی ملاقات کی اور انہیں تسلی دی۔ اس موقع پر کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے بھی میڈیا سے گفتگو کی اور کہا کہ حکومت سومناتھ سوریہ ونشی قتل کیس کو دبانے کا جرم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ نے اسمبلی میں کہا کہ سوریہ ونشی کی موت دمہ کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن پوسٹ مارٹم رپورٹ سے واضح ہوا ہے کہ ان کی موت پولیس کی مار پیٹ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پٹولے نے بتایا کہ اپوزیشن نے حال ہی میں ختم ہونے والے ناگپور اسمبلی اجلاس کے دوران سوریہ ونشی اور سنتوش دیشمکھ کی موت کے معاملات کو ایوان میں اٹھایا تھا، لیکن وزیراعلیٰ نے غلط معلومات دی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کانگریس اس معاملے پر وزیراعلیٰ کے خلاف خصوصی استحقاق کی تحریک پیش کرے گی اور کہا کہ سوریہ ونشی کے قاتلوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ پٹولے نے مزید کہا کہ بی جے پی کی حکومت پسماندہ طبقات، قبائلیوں اور اقلیتوں پر مظالم ڈھا رہی ہے، لیکن کانگریس ان مظالم کے خلاف آواز اٹھائے گی اور مظلوم خاندانوں کو انصاف دلائے گی۔ اس موقع پر راہل گاندھی کے ساتھ مہاراشٹر کے انچارج رمیش چینیتھلا، ریاستی صدر نانا پٹولے، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن بالا صاحب تھورات، وجے وڈیٹی وار، ڈاکٹر نتن راو ?ت، امت دیشمکھ، یشومتی ٹھاکر، گوا انچارج مانک راؤ ٹھاکرے، رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے، ممبئی کانگریس صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ، رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان، رکن پارلیمنٹ سنجے جادھو، ریاستی نائب صدر نانا گاونڈے، چیف ترجمان اتل لونڈھے، پربھنی ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر سریش ورپوڈکر، پربھنی شہر کے صدر ندیم انعامدار سمیت کئی رہنما موجود تھے۔

مصیبت زدہ خواتین پناہ کے لیے

خواتین کے اسٹیٹ ہاوس سے رابطہ کریں

ناندیڑ:23 دسمبر (ورق تازہ نیوز) حکومت بے سہارا، بیواوں، کنواری ماوں، بیواوں، مظلوم خواتین کے لیے مفت خوراک، لباس، رہائش اور بحالی کی ذمہ داری لے رہی ہے۔ گورنمنٹ ویمنس اسٹیٹ ہوم ناندیڑ کی سپرنٹنڈنٹ محترمہ۔ پی۔ خانپورکر نے اس بارے میں بتایا ہے۔ ماتا انوسایا گورنمنٹ ویمن ہاسٹل (راجیہ گریہ) ایک سرکاری ادارہ ہے جو ناندیڑ شہر میں یتیم، بے سہارا، بے سہارا اور پریشان حال خواتین کے لیے محکمہ خواتین اور بچوں کی ترقی، حکومت مہاراشٹر کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ یہاں 18 سے 60 سال کی عمر کے بے سہارا، بیواوں، کنواری ماوں، بے دخل، مظلوم خواتین کو مفت خوراک، لباس، رہائش، مشاورت اور بحالی فراہم کی جاتی ہے۔ انتظامیہ نے متعلقہ خواتین یا کسی بھی شہری سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی ضرورت مند خواتین کا نوٹس لیں ایسی خواتین کی مدد کریں۔ 18 سال سے زیادہ عمر کی پریشانی میں مبتلا خواتین کو کسی پر انحصار کیے بغیر ان کے حق کی سرکاری پناہ ملنی چاہیے۔ مزید معلومات کے لیے ہوٹل بھائیجی پیلس شیواجی نگر ایئرپورٹ ایریا شیواجی نگر ناندیڑ کے پیچھے ماتا انوسایا گورنمنٹ ویمن ہاسٹل سے رابطہ کریں۔ اس طرح کی اطلاع سپرنٹنڈنٹ محترمہ پی۔ خانپورکر نے دی۔

کہرے نے ٹرین کی رفتار کی سست، دہلی میں لوکل ٹرینوں کے تاخیر سے چلنے سے مسافر پریشان

دہلی: پورے ملک میں ٹھنڈ اور شدید کہرے کا اثر لوگوں کی عام زندگی پر پڑ رہا ہے۔ اس سے ہندوستانی ریلوے بھی متاثر ہونے سے بچ نہیں سکی ہے اور پورے ملک میں کئی ٹرینیں اپنے وقت کے مطابق نہیں چل پا رہی ہیں۔ راجدھانی دہلی میں بھی پیر کی صبح شدید کہرے کی وجہ سے لوکل ٹرینوں کی ا? مدورفت پر کافی اثر پڑا ہے۔ کئی ٹرینیں 30 منٹ سے لے کر سوا گھنٹے تک تاخیر سے چل رہی ہیں۔ وہیں متھرا-نئی دہلی میمو، بلند شہر-تلک برج اسپیشل تقریباً سوا گھنٹے، پانی پت-نئی دہلی اسپیشل، کروکشیتر-حضرت نظام الدین سمیت کئی ٹرینیں نصف گھنٹے کی تاخیر سے چل رہی ہیں۔ اس سے روزانہ مسافروں کو اپنے دفتر پہنچنے میں کافی پریشانی ہو رہی ہے۔ طویل دوری کی بھی کئی ٹرینیں تاخیر سے چل رہی ہیں۔ تاخیر سے چلنے والی اہم ٹرینیں ہیں۔

اجمیر شریف عرس کے لیے ناندیڑ سے خصوصی ٹرینیں

ناندیڑ: 23 دسمبر (ورق تازہ نیوز) ساؤتھ سنٹرل ریلوے اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کے 813ویں عرس کے لیے خصوصی ٹرینیں چلا رہا ہے۔

1) ٹرین نمبر 07187/07188 ناندیڑ-اجمیر-ناندیڑ اسپیشل ٹرین: ٹرین نمبر 07187 ناندیڑ تا اجمیر اسپیشل ٹرین ناندیڑ سے 02 جنوری کی صبح 05.45 بجے روانہ ہوگی اور پورنا، پربھنی، سیلو، پرتور، جالنا، اورنگ آباد، روٹیگاؤں، منماڈ، جلگاؤں، بھساول، کھنڈوا، بھوپال، اجین، رتلام، چندریا ہوتے ہوئے اگلے دن 15.15 دوپہر بھلواڑہ سے ہوتے ہوئے اجمیر پہنچے گی۔ واپسی کے سفر میں، ٹرین نمبر 07188 اجمیر تا ناندیڑ اسپیشل 09 جنوری 2025 کو اجمیر سے رات 23.20 بجے روانہ ہوگی اور اسی راستے سے تیسرے دن صبح 06.45 بجے ناندیڑ پہنچے گی۔ اس ٹرین میں کل 24 ڈبے ہیں۔

2) ٹرین نمبر 07732 / 07733 کاچی گوڑا-اجمیر-کاچی گوڑا: ٹرین نمبر 07732 -03 جنوری 2025 کو رات 23.00 بجے کاچی گوڑا سے روانہ ہوگی اور نظام آباد، ناندیڑ، پورنا، بسمت، ہنگولی، واشیم، اکولہ، کھنڈوا، بھوپال، اجین، چیگر، سے ہوتے ہوئے 05 جنوری کو 14.30 بجے اجمیر پہنچے گی۔ واپسی کے سفر میں ٹرین نمبر 07733 اجمیر سے 08 جنوری کو رات 19.05 بجے روانہ ہوگی اور اسی روٹ پر 10 جنوری کو صبح 10 بجے کاچی گوڑہ پہنچے گی۔ اس ٹرین میں 19 بوگیاں ہوں گی۔

3) ٹرین نمبر 07730/07731 حیدرآباد-اجمیر-حیدرآباد اسپیشل ٹرین: ٹرین نمبر 07730 حیدرآباد سے اجمیر اسپیشل 03 جنوری 2025 کو شام 16.00 بجے حیدرآباد سے روانہ ہوگی اور سکندرآباد، نظام آباد، ناندیڑ، پورنا، بسمت، ہنگولی، واشیم، اکولا، کھنڈوا، بھوپال، اجین، رتلام، چندریا سے ہوتی ہوئی اجمیر پہنچے گی۔ تاریخ 05 جنوری صبح 06.15 بجے تک پہنچ جائے گی۔ واپسی کے سفر میں، ٹرین نمبر 07731 اجمیر تا حیدرآباد اسپیشل ٹرین 08 جنوری کو رات 20.00 بجے اجمیر سے روانہ ہوگی اور اسی راستے سے تیسرے دن صبح 07.45 بجے حیدرآباد پہنچے گی۔ اس ٹرین میں 19 بوگیاں ہوں گی۔

مالیگاوں یاترا: تیاری کے لیے

25 دسمبر کو ارکان پارلیمنٹ کا اجلاس

ناندیڑ:23 دسمبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے ایم پی رویندر وسنت راو چوہان اور لاتور کے ایم پی ڈاکٹر شیواجی کالگے مالیگاوں یاترا کے ضمن میں 25 دسمبر کو دوپہر 2 بجے جائزہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ تمام سینئر افسران کو کل مالیگاوں بلایا گیا ہے تاکہ تمام سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ مالیگاوں یاترا، جسے جنوبی ہند کی سب سے بڑی یاترا کہا جاتا ہے، 29 ڈسمبر سے شروع ہوگی۔ 29 دسمبر سے 2 جنوری تک مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام یاترا کی روایت کے مطابق منعقد ہوں گے۔ تاہم اس مقام پر آنے والے لاکھوں عقیدت مندوں اور یاتریوں کی آمد کو دیکھتے ہوئے اس کا اہتمام کیا جا رہا ہے تاکہ بنیادی سہولیات میں کوتاہی نہ ہو۔ ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر منجوشا کاپسے نے تمام متعلقہ افراد سے اس سلسلے میں موجود رہنے کی اپیل کی ہے۔

دنیا کا فوڈ باسکٹ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے۔ چوہان

پونے ?23 دسمبر۔ ایم این این۔ ملک کے جی ڈی پی میں زرعی شعبے کا حصہ 18 فیصد رہا ہے۔ خاص طور پر کووڈ کے وقت، پوری دنیا کو پتہ چل گیا ہے کہ ہندوستان کا زرعی شعبہ دوسرے ممالک سے زیادہ مضبوط ہے۔ مرکزی حکومت اس شعبے کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ہمیشہ کوشاں ہے۔ اس شعبے کے تئیں مودی حکومت کی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے، زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر، جناب شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ ان کی حکومت ہندوستان کو دنیا کی فوڈ باسکٹ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے۔

بی سی سی آئی نے جاری کی محمد شامی کی فٹنس رپورٹ، آسٹریلیا دورہ کی امیدیں ختم

بالآخر بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے تیز گیند باز محمد شامی کی فٹنس کے حوالے سے آفیشل اپڈیٹ جاری کر دیا ہے۔ کچھ روز قبل بنگلورو میں واقع نیشنل کرکٹ اکیڈمی (این سی اے) میں ان کی فٹنس کی جانچ کی گئی تھی۔ جانچ میں پایا گیا ہے کہ محمد شامی ابھی پورے طور پر فٹ نہیں ہوئے ہیں۔ بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم نے پایا کہ محمد شامی کے گھٹنے کی چوٹ کو ٹھیک ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ بورڈ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ محمد شامی بارڈر-گواسکر ٹرافی کے آخری 2 ٹیسٹ میچوں میں بھی نہیں کھیل پائیں گے۔

تیز گیند باز محمد شامی کو ابھی بائیں گھٹنے میں سوجن کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے انہیں اپنی گیند بازی ورک لوڈ کو مینیج کرنا ہوگا۔ رپورٹ میں جانکاری دی گئی ہے کہ یہ سوجن انہیں کافی عرصے کے بعد طویل گیند بازی اسپیل ڈالنے کے دوران آئی ہے۔ واضح ہو کہ محمد شامی نے رنجی ٹرافی میں مدھیہ پردیش کے خلاف میچ کے دوران بنگال کی جانب سے 43 اوور کی گیند بازی کی تھی۔ بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسی لینس میں محمد شامی فی الحال میڈیکل اسٹاف کی صلاح پر اپنی مضبوطی اور کنڈیشننگ کو بہتر کرنے کے لیے کام کرتے رہیں گے۔ا

جالنا-ناندیڑ سمردھی ہائی وے سے متاثرہ کسان کی نائب وزیر اعلیٰ شندے کے ساتھ میٹنگ: ہیمنت پاٹل

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) جالنا-ناندیڑ سمردھی شاہراہ پر زرعی زمین کے گرنے سے متاثر ہونے والے کسانوں نے آج (23 ڈسمبر کو) یہاں کلکٹر کے دفتر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ایم ایل سی ہیمنت پاٹل نے متاثرہ کسانوں سے ملاقات کی اور کلکٹر ابھیجیت راوت کے ساتھ ان کے ساتھ بات چیت کی اور کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ جی شندے کی رہنمائی میں وزارتی سطح پر میٹنگ کی جائے گی۔ ایم ایل سی پاٹل نے یقین دہانی کرائی تو کسانوں نے اپنی احتجاجی تحریک واپس لے لی۔ کسانوں کے قومی دن کے موقع پر کسانوں کے سوالات اٹھا گئے۔ کسانوں میں چرچا ہے کہ اس دن کو باوقار بنایا گیا ہے۔ بالا صاحب ٹھاکرے سمردھی ہائی وے جو کہ ریاست کی تیز ترین شاہراہ ہے کو ناندیڑ ضلع اور جالنہ سے جوڑا جا رہا ہے اور اس ہائی وے میں ناندیڑ ضلع کے کسانوں کی کھیت کی زمینیں حاصل کی گئی ہیں۔ یہ شاہراہ ناندیڑ شہر کے میونسپل کارپوریشن کی حدود سے گزرتی ہے اور اس کی وجہ سے اس علاقے میں باغات اور زرخیز زمینیں جائیں گی جس کی وجہ سے ان کسانوں کی تمام زمینیں حاصل ہو جائیں گی جن کے پاس بہت کم کاشت ہے اور وہ بے زمین ہو جائیں گے۔ حکومت سے بار بار مطالبات اور پیروی کی وجہ سے متاثرہ کسانوں نے آج (23 تاریخ) ناندیڑ میں کلکٹر کے دفتر کے سامنے احتجاج کیا، لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ شیوسینا گروپ لیڈر اور ایم ایل اے ہیمنت پاٹل نے اس احتجاجی مقام کا دورہ کیا۔ اور کسان بھائیوں سے بھی بات چیت کی، ناندیڑ کے کلکٹر ابھیجیت راوت نے اس سلسلے میں ملاقات کی اور ممبئی میں نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ جی شندے صاحب کی رہنمائی میں میٹنگ منعقد کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد تمام متاثرہ کسانوں نے ایم ایل اے ہیمنت پاٹل کا نوٹس لینے پر شکریہ ادا کیا اور اپنا احتجاج واپس لے لیا۔

شولاپور کے کہنہ مشق شاعر بشیر پرواز کی 80ویں سالگرہ شاندار طریقے سے منائی گئی

شولاپور (اقبال باغبان): ایشین سینٹر فار سوشل اسٹڈیز سولاپور اور انجمن قدر یسولاپور کے زیر اہتمام شہر سولاپور کی ہمہ جہت شخصیت جناب بشیر پرواز کی 80ویں سالگرہ بہت شاندار طریقے سے منائی گئی۔ ڈاکٹر اکرم نقاش کی صدارت میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر مراٹھی ادب کی اہم شخصیت دتا گائیکواڑ نے بشیر پرواز? کی شخصیت کا احاطہ کرتے ہوئے کہا کہ بشیر پرواز نہ صرف اردو ادب میں جانا پہچانا نام ہے بلکہ شہر سولاپور کی علمی، سماجی زندگی میں بھی بشیر پرواز نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ بشیر پرواز ایک سنجیدہ شخصیت ہے جنہوں نے ایک ٹیچر رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اپنی چار دیواری میں محدود نہ کرتے ہوئے سماج کے لیے وقف کی اور آج بھی وہ بہت متحرک اور فعال ہیں۔ اس موقع پر استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے آصف اقبال نے کہا کہ بشیر پروازﷺ کا کلام شہر سولاپور کی پہچان ہے۔ آپ کی شاعری میں جو گہرائی اور زبان کی پاکیزگی اور مضبوطی ہمیشہ آپ کو زندہ و تابندہ رکھے گی۔ آپ کے کئی اشعار ایسے ہیں جو پوری اردو دنیا میں گنگنائے جاتے ہیں خاص طور پہ اردو اساتذہ آپ کی نظم 'عزم محکم عطا کر خدایا' بڑے ادب و احترام سے پڑھتے ہیں جسے پورے مہاراشٹر کے اردو ڈی ایڈ اور بی ایڈ کالج میں دعا میں پڑھا جاتا تھا۔ اس موقع پر صاحبِ اعزاز بشیر پرواز نے بڑے جذباتی انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج جبکہ ادب جو معدوم ہوتا جا رہا ہے ایسے موقع پر ایک شاعر ادیب کے اعزازی جلسہ میں اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ آج بھی اچھا کام کرنے والوں کی ستائش کے لیے لوگ اپنا وقت دیتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میری زندگی میں اجالوں کی خریداری اور اجالوں کے کاروبار میں میرا کچھ حصہ رہا میں ایسا مانتا ہوں۔ آپ نے دونوں اداروں کے ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی نظمیں اور غزلیں سنائی۔ اس موقع پر گھومتا آئینہ کے خصوصی شمارے کا اجرا کیا گیا۔ زید ابوالحسن اس نوجوان نے بشیر سر کی غزلیں، نظمیں اور دوہے وغیرہ تحت میں بہت پیارے انداز میں پیش کی جبکہ صاحب اعزاز کی گل پوشی کے بعد معروف گلوکار اتل بیلے نے بشیر پرواز? کی منتخب غزلوں سے ماحول کو مسحور کر دیا۔ صدر جلسہ اکرم نقاش نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ادب کی اہمیت و افادیت کو بیان کیا اور بشیر پرواز سر کے کلام اور فن پر گفتگو کی اور کہا کہ اس مادہ پرست دور میں ادب کے تعلق سے یہ جو چھوٹی موٹی نشستیں اور یہ جو پروگرام ہو رہے ہیں یہ بہت اہم ہے ان کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے بشیر پرواز? کی خدمات کا اعتراف کیا ایک شاعر، ایک معلم، ایک ادیب ایک ماہرِ عروض ڈرامہ نگار، صحافی بیک وقت ایک شخص کا اتنے محاذ پر کام کرنا اپنے آپ میں ایک معجزہ ہے۔ معیز سراج احمد نے خوبصورت نظامت سے پروگرام کو یادگار بنا دیا۔ جبکہ شکریہ جناب میر افضل میر? نے کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے ذبیر شیخ، عاقد شیخ، عرفان پٹیل، سرفراز احمد، الطاف کڈلے، عرفان کاریگر اور دیگر ذمہ داران نے کوشش کی۔ پروگرام کے بعد شہر کی اہم شخصیات اور اداروں کے جانب سے بشیر پرواز? سرت کی گل پوشی کی گئی۔

بی سی سی آئی نے جاری کی محمد شامی کی فٹنس رپورٹ، آسٹریلیا دورہ کی امیدیں ختم

بالآخر بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے تیز گیند باز محمد شامی کی فٹنس کے حوالے سے آفیشل اپڈیٹ جاری کر دیا ہے۔ کچھ روز قبل بنگلورو میں واقع نیشنل کرکٹ اکیڈمی (این سی اے) میں ان کی فٹنس کی جانچ کی گئی تھی۔ جانچ میں پایا گیا ہے کہ محمد شامی ابھی پورے طور پر فٹ نہیں ہوئے ہیں۔ بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم نے پایا کہ محمد شامی کے گھٹنے کی چوٹ کو ٹھیک ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔ بورڈ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ محمد شامی بارڈر-گواسکر ٹرافی کے آخری 2 ٹیسٹ میچوں میں بھی نہیں کھیل پائیں گے۔

मंगलाताई निमकर (मा.महापौर,मनपा), स.बलवंतसिंघ गाडीवाले (मा.महापौर,मनपा), अजयसिंह बिसेन (मा.महापौर,मनपा),
प्रकाश मुथा (मा.महापौर,मनपा), सौ.शैलजा स्वामी (मा.महापौर,मनपा), सौ.मोहिनी येवनकर (मा.महापौर,मनपा), उमेश पवळे (मा.उपमहापौर,मनपा),
किशोर स्वामी (मा.सभापती,मनपा), स.विरेंद्रसिंघ गाडीवाले (मा.सभापती,मनपा), ॲड.महेश कनकदंडे (मा.सभापती,मनपा),
अमितसिंह तेहरा (मा.सभापती,मनपा), मंगला देशमुख (मा.सभापती,मनपा), सौ.संगीता तुप्पेकर (मा.सभापती,मनपा),सौ.सरिता बिरकले (मा.सभापती,मनपा),
सौ.ललिता बोकारे (मा.उपसभापती,मनपा), प्रकाशकौर खालसा (मा.सभापती,मनपा), सौ.अल्का शहाणे (मा.उपसभापती,मनपा),
दिपकसिंह रावत (मा.विरोधी पक्षनेते,मनपा), महेश उर्फ बाळु खोमणे (मा.विरोधी पक्षनेते,मनपा), स.दिलीपसिंघ सोढी (मा.विरोधी पक्षनेते,मनपा),
***
सौ.सुनंदा पाटील (मा.नगरसेविका,मनपा), सौ.ज्योती कल्याणकर (मा.नगरसेविका,मनपा), बाळु राऊत (मा.नगरसेवक,मनपा), सौ.कविता मुळे (मा.नगरसेविका,मनपा),
विनायक सगर (मा.नगरसेवक,मनपा), सदाशिव पुरी (मा.नगरसेवक (प्र),मनपा), दयानंद वाघमारे (मा.नगरसेवक ,मनपा), महेंद्र पिंपळे (मा.नगरसेवक,मनपा),
सौ.पूजा पवळे (मा.नगरसेविका,मनपा), सौ.मनमितकौर गाडीवाले (मा.नगरसेविका,मनपा), राजू यन्नम (मा.नगरसेवक,मनपा), विजय येवनकर (मा.नगरसेवक,मनपा),
नागनाथ गड्डम (मा.नगरसेवक,मनपा), दुष्यंत सोनाळे (मा.नगरसेवक,मनपा), उमेश चव्हाण (मा.नगरसेवक,मनपा), सौ.जयश्री पवार (मा.नगरसेविका,मनपा),
भानुसिंह रावत (मा.नगरसेवक,मनपा), स.डिंपलसिंघ नवाब (मा.नगरसेवक,मनपा), सौ.कांताबाई मुथा (मा.नगरसेविका,मनपा), सौ.प्रभाबाई यादव (मा.नगरसेविका ,मनपा),
नंदू कुळकर्णी (मा.नगरसेवक ,मनपा), नागेश कोकुलवार (मा.नगरसेवक,मनपा), राजु काळे पाटील (मा.नगरसेवक,मनपा), सौ.दिपाली मोरे (मा.नगरसेविका,मनपा),
सौ.चित्रा गायकवाड (मा.नगरसेविका,मनपा), श्रीनिवास जाधव (मा.नगरसेवक,मनपा), सौ.बेबिताई गुपिले (मा.नगरसेविका,मनपा),
सौ.शांताबाई गोरे (मा.नगरसेविका,मनपा), सौ.जयश्री तोडकरी (मा.नगरसेविका,मनपा), सौ.मंगला धुळेकर (मा.नगरसेविका,मनपा),

प्रकाशक : लक्ष्मीकांत गोणे, किशन कल्याणकर, संतोष पांडागळे, उदय देशमुख,
संतोष मुळे, दिपक पाटील, कैलास सावते, अमित वाघ,

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔